REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO - RN . 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. G. D. P. - 3.

جلد ۳۷

شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ

سالانہ ۵۰ روپے

ششماہی ۲۵ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۰۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ ہجری ۳ نبوت ۱۳۶۷ ہش ۳ نومبر ۱۹۸۸ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ اخاء / اکتوبر سیدنا حضرت اقدس امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

پیغام

سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقعہ

سالانہ اجتماعات مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت سنہ ۱۹۸۸ء / ۱۳۶۷ ہش

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل روح پرور اور بصیرت افروز پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کے نام ۲۲ اکتوبر کو موصول ہوا جس میں حضور انور نے ہر سہ ذیلی تنظیموں کے اراکین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ ——— (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

لندن ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء

میرے پیارے عزیزو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مامور زمانہ کے پیغام کی اشاعت کے اعتبار سے تخت گاہِ رسول۔ قادیان کو بالخصوص اور ہندوستان کے دوسرے مقامات کو بالعموم ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ شاید انہیں تو ان علمی و دینی مجالس کی یادیں نہ بھولی ہوں جن کی طرح مصلح اقوام عالم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے ڈالی تھی کہ:-

● — تا وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی آمیزش سے خالی ہے۔ اس کا دائمی پودا قوم میں دوبارہ لگائیں اور خالق و مخلوق کے درمیان محبت و اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کریں۔

● — تا خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ انہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض قال سے بیان کریں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھائیں۔

● — تا دنیا کو اخلاقی اور اعتقادی اور علمی اور عملی سچائی کی طرف کھینچا جائے۔ اور تمام قوموں پر اسلام کی سچائی کی حجت پوری کریں اور ایمانی نور کو تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشیں۔

عزیزو!! یہ افعال آپ کے وجود کی علت غائی تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بعد کے زمانہ میں ان مجالس کی یادوں اور مقاصد کو زندہ اور تازہ رکھنے کی بجائے آپ میں سے ایک بھاری اکثریت نے بدلے ہوئے حالات سے سمجھوتہ کر کے پیغام حق دوسروں تک پہنچانے اور انہیں سچائی کے نور سے منور کرنے کے لئے وہ جوش و جذبہ نہیں دکھایا جس کی آپ سے توقع تھی۔ حالانکہ آپ کے لئے تو تبلیغ کا ایک وسیع میدان موجود تھا۔ آپ اپنے ماحول کا جائزہ لیتے تو آپ کو ہر طرف توحید سے دوری، دینی ظلمت و تاریکی اور توہم پرستی کا دور دورہ نظر آتا، جس میں لاتعداد بھٹکتی روحیں اپنے مقصد حیات کی متلاشی تھیں۔ لیکن آپ نے ان کے لئے کچھ بھی تو نہ کیا۔ اور یہ بھول ہی گئے کہ آپ تو اسیروں کے رستگار بنائے گئے ہیں۔ اور آپ ہی ان کی روحانی زندگی کے امین ہیں۔

آج جبکہ صد سالہ جشن تشکر منانے میں چند ماہ باقی ہیں۔ اور آپ اس کی لذتوں اور برکتوں سے فیضیاب ہونے کی تمنا رکھتے ہیں تو دو باتوں کو پلّے باندھ لیں۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کی علت غائی پوری ہو۔ یہ باتیں

۱۔ عبادت اور ۲۔ تبلیغ ہیں۔

یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ تو ان مستعد روحوں پر اپنا نور نازل کرنے کے لئے تیار ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی حیاتِ جاودانی کے لئے کمر ہمت کس لیں

(باقی صفحہ ۲ کالم ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

اور سب سستیاں اور غفلتیں ترک کر دیں۔ خدا اپنے دین کی عظمت و شادابی کے لئے نشانات دکھانے والا ہے اور اسی لئے اس نے مجھے تمام مکفرین و معاندین جماعت کو دعوت مباہلہ دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ لاریب، وہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو عظیم خوشخبریاں بھی عطا فرما رہا ہے۔ لیکن ان میں وسعت و کثرت، عظمت و رفعت اور اعجاز پیدا کرنے کے لئے آپ نیم شبی دعاؤں کے ساتھ میرا ساتھ دیں، تا یہ مباہلہ صداقت احمدیت پر مہر الٰہی بن کر عظیم الشان کامیابی سے ہمکنار ہو۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بہت بلند کر دیں اور خدا سے اُن کی لذت و حلاوت کے طلبگار ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغ کو بھی وسعت دیں، گھر گھر پیغام حق پہنچائیں اور مباہلہ کے نتیجہ میں رونما ہونے والے تائید الٰہی کے عظیم الشان اعجازی نشانات کا جگہ جگہ تذکرہ کریں۔ اور ان کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کر کے صداقت احمدیت کو ان کے دلوں پر نقش کر دیں۔ ایسے دور چونکہ قوموں کی تاریخ میں روز روز نہیں آیا کرتے: اس لئے اس دور کی درخشندہ تاریخ و واقعات سے اطفال احمدیت کو بھی پوری طرح باخبر رکھیں، یہ اُن کی تربیت کا بھی سنہری موقعہ ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ احمدیت کی سچائی کے لئے نشانات دکھانے کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے، یہ رکنے والا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نو بہ نو ان نشانوں کی چمکار دکھلائے گا۔ تا وقتیکہ سچائی کا آفتاب پوری شان سے چمک اُٹھے اور قومیں اس چشمہ سے سیراب ہونے لگیں جو اُن کی زندگی کا چشمہ ہے۔

خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس اجتماع کی برکت سے آپ کی جھولیاں بھر دے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

۱۲/۱۰/۱۹۸۸

خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

۳ نبوت ۱۳۶۷ ہش

ہفت روزہ نئی دنیا کی شام تیاریاں

(۲)

"بدر" کی گذشتہ اشاعت میں "نئی دنیا" کے مزعومہ مباہلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا پوسٹ مارٹم پیش کیا گیا تھا۔ آج یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے "مباہلہ" ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کی ایک کاپی بقول "نئی دنیا" مدیر "تکبیر" صلاح الدین صاحب کو پہنچ چکی ہے۔ جس نے بہت کچھ بدکلامی اور متکبرانہ تعلیاں ہانکنے کے بعد فرمایا ہے کہ:-

"مجھے مباہلہ یا مناظرہ کا چیلنج قبول ہے ...... آپ میدان مباہلہ یا مقام مناظرہ کا تعین فرمالیں۔ اور وقت مقرر کر دیں میرے اخراجات آمد و رفت کا بندوبست فرمادیں۔" (نئی دنیا دہلی ۷ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء ص۲)

الجواب:- اس تحریر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں مدیران مکذبین نے مباہلہ سے فرار کی نہایت شرمناک راہ اختیار کی ہے ؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

بات تو صرف اس قدر تھی کہ فریق ثانی کی حیثیت سے مباہلہ کو منظور کر کے مدیر "تکبیر" اخبارات میں شائع کر دیتے اور پھر ایک سال تک خدا کی لعنت کا انتظار کرتے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کو انہوں نے خود پیش کیا ہے اس میں یہ شرائط کہاں ہیں؛ صرف تحریری کارروائی ہوئی تھی بہرحال انہوں نے مندرجہ بالا بیہودہ شرائط پیش کر کے مباہلہ سے بھاگنے کی قابل مذمت راہ اختیار کی ہے اور مولوی ثناء اللہ کا طریق اختیار نہیں کیا ؎

لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

دو عظیم الشان نشان:- چیلنج مباہلہ کے بعد یہ دو عظیم الشان نشان دیکھ چکے ہیں جس کی وجہ سے مباہلہ منظور کرنے میں انہیں موت دکھائی دے رہی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ کے تمام انسانی حقوق چھیننے کے علاوہ کلمہ طیبہ کو مٹانے اور سپاہی پھیر نے اس کی توہین کرنے کے لئے نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کو آلہ کار بنایا تھا۔ حالانکہ کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد ہے۔ چیلنج مباہلہ پر ایک ماہ گذرنے پر اسلم قریشی جس کا اصل قاتل حضرت امام جماعت احمدیہ کو قرار دیتے تھے اس کی بازیابی کے نتیجہ میں وہ تمام سیاہی ان علماء سوء کے چہروں پر پھیری گئی جو وہ کلمہ طیبہ پر پھیرا کرتے تھے۔ اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا نتیجہ نکل آیا ؎

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

پھر چیلنج مباہلہ پر دو ماہ ایک ہفتہ گذرنے پر ۱۷ اگست کو ضیاء الحق اور ان کے چیدہ جرنیلوں کو جو اس کی ظالمانہ کارروائیوں میں شریک تھے اور ان کے آقا امریکہ کے سفیر کو جو ایک غوبی ڈکٹیٹر کو مراعات دے کر پاکستان کو تباہ کر رہے تھے سب کو عبرتناک طور پر ہلاک کر دیا۔ مگر یہ عظیم الشان نشان دیکھ کر بھی مکذبین علماء کے دل نہیں پسیجے ؎

اے فقیہو! عالمو! مجھ کو سمجھ آتا نہیں

یہ نشان صدق پاکر پھر یہ کیں اور یہ نقار (درثمین)

بہرحال جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ نے چیلنج مباہلہ میں جماعت احمدیہ کے بچہ بچہ کو شامل فرما کر اسے طبع کروا کر مکذبین کے گھروں تک پہنچا دیا ہے اسی طرح بلا شرط مدیر "نئی دنیا" اور مدیر "تکبیر" کو بھی فریق ثانی کی حیثیت سے بلا شرط مباہلہ منظور کر کے اخبارات میں شائع کر دینا چاہیئے۔ یقیناً تاریخ اشاعت سے ایک سال کے اندر خدا تعالیٰ کی لعنت ان کا پیچھا کرے گی اور اسے پیس کر رکھ دے گی۔

ہمارے اس اداریہ کے مندرجہ ذیل مکذبین بھی مخاطب ہیں جنھوں نے "نئی دنیا" کے انداز پر ہی مباہلہ سے بھاگنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

۱۔ مدیر اعلیٰ عروج ہند بنگلور محمد عبید اللہ شریف ۲۔ مولانا شعیب اللہ خان مفتاحی بنگلور ۳۔ مفتی دارالعلوم امدادیہ بمبئی عزیز الرحمٰن صاحب۔ انہوں نے بدکلامی اور گندہ دہنی پر مشتمل ایک پمفلٹ تیار کر کے اس کی مطبوعہ کاپیاں مختلف اداروں کو بھیجی ہیں۔ ان کا یہ پمفلٹ بھی مباہلہ سے فرار کی وہی راہ اختیار کی ہے۔ جو "نئی دنیا" نے کی ہے۔

۴۔ ہفت روزہ ساز دکن حیدرآباد کے مدیر مکرم محمد باقر حسین ۵۔ ماہنامہ الحق حیدرآباد کے ایڈیٹر ۶۔ اور روزنامہ اذان سرینگر کے ایڈیٹر اور ان کے ہمنوا مکذبین کو ہماری طرف سے دعوت ہے کہ وہ بلا شرط فریق ثانی کی حیثیت سے مباہلہ کو منظور کر کے اس کی تشہیر اخبارات میں کر دیں ایک سال کے اندر خدا تعالیٰ جھوٹے کو پیس کر رکھ دے گا ؎

عدو دشمن کو کیا ہم نے بحجت پائمال

سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(عبدالحق فضل)

اعلانات نکاح:- مکرم برکت اللہ خان صاحب ابن مکرم احمدی خان صاحب ساکن کیرنگ کا نکاح مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نثار الحق صاحب ساکن کیرنگ بعوض حق مہر مبلغ ۱۵۰۰۱ روپیے مورخہ ۹/۸/۱۹۸۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھایا۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (بشیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

فوجیں جب کسی ملک پر زبردستی قبضہ کرتی ہیں تو اس ملک میں لازماً فساد پھیلاتی ہیں

ڈیموکریسی میں طاقت عوام کے پاس ہوا کرتی ہے اور طاقت کا اصل سرچشمہ وہی ہیں !!!

یورپ کی ساری حکومتیں فوج کے سپرد کر دو امریکہ کی ہر سٹیٹ STATE فوج کے قبضے میں چلی جائے پھر ہم سمجھیں گے کہ تم سچے ہو !!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ر ظہور ر اگست ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لنڈن

محترم عبد الحمید صاحب نمازی ۱۶ گریسن ہال روڈ لنڈن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر شکریہ کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ —— (ایڈیٹر)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ النمل کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ (۲۷:۳۵)

فرمایا:-

اس آیت کریمہ میں اس مشورے کا ذکر ہے جو ملکہ سبا نے اپنی قوم کے جرنیلوں کو دیا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سلیمانؑ کا لشکر ملک کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ سبا کو یہ پیغام بھیجا تھا کہ تم امن کی راہ سے ہمارا تسلط قبول کر لو اس وقت ملکہ سبا نے اپنے بڑے لوگوں کو اکٹھا کیا، قوم کے جرنیلوں کو اکٹھا کیا اور انہیں سمجھایا کہ جب بادشاہ فوج کشی کے ذریعہ ملک میں داخل ہوا کرتے ہیں اور ملک فوجی تسلط میں چلا جاتا ہے تو اس کے بعض نقصان ہوتے ہیں۔ پہلی بات کہ فوجیں جب کسی ملک پر زبردستی قبضہ کرتی ہیں تو اس ملک میں لازماً فساد پھیلاتی ہیں اور اس کے بڑے لوگوں کو چھوٹا کر دیا کرتی ہیں اور چھوٹوں کو بڑا کر دیا کرتی ہیں ... وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ؟ یہ کوئی ایسی بات نہیں جو کہ حضرت سلیمانؑ کے متعلق خصوصیت سے کہہ رہی ہوں۔ یہ ایسا قانون ہے جو تمام دنیا میں عام ہے اور تمام دنیا کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ

جب بھی فوجیں کسی ملک پر مسلط ہوتی ہیں تو اس کے نتیجہ میں فساد پھیلتا ہے

اس میں حضرت سلیمانؑ کو ایک خراج تحسین بھی دیا گیا ہے۔ ملکہ سبا نے یہ نہیں کہا کہ حضرت سلیمانؑ جب اس ملک پہ قابض ہوں گے تو وہ ایسا کریں گے۔ یہ بتایا کہ ہمیں حضرت سلیمانؑ سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ وہ اس شان کا انسان ہے کہ وہ اپنی ذات میں کسی ملک میں فساد پھیلانے کی نیت سے داخل نہیں ہوگا اگر ہم امن کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیں تو ہمیں کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر وہ فوج کشی کے ذریعے داخل ہوئے تو یہ ایک قانون عام ہے جسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ فوجیں جب بھی مسلط ہوتی ہیں اس کے نتیجے میں فساد برپا ہوتا ہے بڑے چھوٹے کئے جاتے ہیں اور چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں۔

زمانے کے حالات تبدیل ہو چکے ہیں اگرچہ فوج کشیاں اب بھی جاری ہیں۔ ممالک خواہ کسی بھیس میں بھی کسی شکل میں ہوں دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کی اسکیمیں بھی بناتے ہیں اور قبضہ کر بھی لیتے ہیں لیکن اس دور نے ایک نئی قسم کی فوج کشی کو جنم دیا ہے جو اس جدید دور سے خصوصیت کے ساتھ متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ باہر کی فوجیں بھیج کر کسی ملک پر قبضہ کرنے کی بجائے

اس ملک کی فوج کے ذریعہ اس ملک پر قبضہ کیا جاتا ہے

یہ وہ دور ہے جس میں مارشل لاء کی اصطلاح ایجاد ہوئی ہے اور عصر حاضر کی تمام تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ آجکل کسی ملک پر قبضہ کرنے کے لئے سب سے مؤثر ذریعہ اس ملک کی فوج پر قبضہ کرنا ہے، اور اس فوج کے ذریعے پھر اس ملک پر حکومت کرنا ہے۔

لیکن خواہ یہ قبضہ بظاہر امن کے ساتھ ہو یا خون خرابے کے ساتھ ہو یہ دو نتائج جو ملکہ سبا نے نکالے تھے یہ آج بھی اطلاق پاتے ہیں اور اس میں آپ کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے یہ جو فرمایا.. وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۔ اسی طرح ہوا کرتا ہے سب اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ فقرہ محفوظ فرما لیا اگر یہ فقرہ غلط ہوتا اگر یہ نتیجہ غلط ہوتا تو قرآن کریم اس کی تردید فرماتا۔ قرآن کریم کا اس کی تردید نہ کرنا بلکہ اس کی نصیحت کے ایک حصے کو محفوظ کر لینا آئندہ نسلوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق رکھتا ہے۔

اس پہلو سے گذشتہ خطبے کے تسلسل میں میں اپنی قوم کو کچھ نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی طاقت ملک کی اندرونی سرزمین سے نہ اٹھ رہی ہو اور ملک کے عوام سے نہ پھوٹ

"میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں"
(تقریر واجب الاعلان)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۶ بی رابندر سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ — فون: 270441 — گرام: "GLOBE XPORT"

اور وہ طاقت بہرحال بیرونی رہتی ہے اور بظاہر اس ملک کے فوجی ہی اس ملک پر قبضہ کرتے ہیں لیکن وہ سلطنت بدیشی سلطنت بن جاتی ہے اس لئے یہ قانون قدرت ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ جب بھی فوج کسی ملک پر قبضہ کرے تو وہ طاقت کے سرچشمے جو طبعی اس ملک میں پائے جاتے ہیں ان کو دبائے اور کمزوروں کو اونچا کرے جن کا تمام تر انحصار اس فوج پر ہو اس لئے یہ جو فرمایا — اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً کہ ان کے معززین کو ذلیل کر دیا جاتا ہے اور اس کے برعکس ان کے ذلیل اور کمزور لوگوں کو اوپر لایا جاتا ہے اس میں بڑی گہری حکمت ہے۔ اس قانون کو آپ تبدیل نہیں کر سکتے کوئی بھی ایسی طاقت جو کسی ملک پر مسلط ہو اور اسے علم ہو کہ اس طاقت کی جڑیں اس ملک کے عوام اور اس کی اکثریت میں نہیں ہیں وہ اس بات پر مجبور ہوگی کہ طاقتور اس حکومت میں شریک نہ ہوں اور ملک کے حقیقی نمائندے طاقت پر کسی طرح قبضہ نہ کر سکیں کیونکہ جب طاقت، طاقت کے اہل کے پاس چلی جاتی ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ پھر اپنی مرضی سے جو چاہے کرے۔ اسی لئے ایسی صورت حال میں یہ حکومتیں جو زبردستی کی حکومتیں ہوں مجبور ہو جایا کرتی ہیں کہ طاقت کے سرچشموں سے ہٹ کر کمزوروں کے گروہوں کو اوپر لائیں اور چونکہ وہ لازماً اپنی بقا کے لئے ان فوجی طاقتوں سے لٹکے ہوئے ہوتے ان کے پاؤں زمین پر نہیں ہوتے بلکہ ان طاقتوں کی چھت سے لٹکے ہوئے جسموں کی طرح وہ ہوا میں معلق ہوتے ہیں اس لئے وہ مجبور ہیں کہ اپنے آقاؤں کی ہر بات جس طرح وہ چاہیں تحمل کریں اور ان کی پالیسیوں کو چلا چون و چرا ملک میں رائج کریں۔ یہ وہ خلاصہ ہے جو آج آپ دنیا کی ہر ایسی حکومت میں دیکھیں گے جو فوجی طاقت سے عوام پر قابض ہوئی ہو۔

بیرونی حکومتیں جو یہ طریق اختیار کر رہی ہیں اس کی اپنی مصالح ہیں ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن یہ بات میں خوب کھول کر بیان کرنی چاہتا ہوں کہ اس قسم کی لیڈر شپ کے بہت سے نقصان ہیں۔ جن کا فساد سے تعلق ہے اور وہ طبعی ہیں کسی ایک قوم کی حکومت کو الگ طور پر متہم نہیں کیا جا سکتا۔ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۔ یہ بات ہمیں سمجھا دی کہ ایک عام طبعی قانون ہے جو جاری ہوگا کسی ایک فوج کو آپ الگ کر کے ملزم قرار نہیں دے سکتے۔ بعض باتیں اس نظام کا حصہ ہیں جو لازماً جاری ہوں گی۔ ایسی حکومتوں کے نتیجے میں جو فساد پیدا ہوتے ہیں ان کی کئی قسمیں ہیں آپ ان حکومتوں میں سب سے پہلی بات یہ دیکھیں گے کہ چونکہ بعض قوتیں جو فوج کی طاقت سے قابض ہوتے ہیں ان کو ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے کہ کسی وقت بھی عوام کی طاقت کے ساتھ مل کر اس حکومت کو الٹا نہ دیا جائے

اس کا تختہ نہ الٹ دیا جائے

اس لئے وہ اپنے جرم میں اور طاقت در لوگوں کو شریک کرتے ہیں جو اسی فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایسی فوجیں دنیا میں جہاں بھی قابض ہوں ان میں آہستہ آہستہ ایک جنتا (JUNTA) وجود میں آتی ہے اور آپس میں ایک سمجھوتہ طے پا جاتا ہے خواہ ظاہری لفظوں میں ہو یا نہ ہو لیکن ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہماری بقا اکٹھے رہنے میں ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ طاقتور لوگ جو اس جنتا کا سر سہلا سکتے ہیں جو زور ہو جاتے ہیں اپنے ساتھیوں کو کرپٹ CORRUPT کرنے پر ان کی خرابیوں کو نہ صرف برداشت کرتے ہیں بلکہ مجبور ہوتے ہیں کہ ان میں خرابیاں پیدا کریں۔ ان کو کئی قسم کے بدکاموں میں ملوث کرتے ہیں ان کی بدیوں سے آنکھیں بند کرتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس لئے کہ ہر شخص پر اس کی بدکرداری کی تلوار لٹکی رہتی ہے اور جتنا کوئی ٹولہ بدکردار ہو جائے اتنا ہی زیادہ اسے ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ

کسی وقت بھی آمر وقت ان کے سر پر اس لٹکی ہوئی تلوار کو گرا سکتا ہے

اس لئے یہ آپس میں ایک سمجھوتے کی سازش ہے جسے نہ بیان کیا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے لیکن قانون قدرت ہے جو چلتا ہے! اور رفتہ رفتہ ظلم اور سفاکی کا یہ سمجھوتہ اور ملک کی دولت کو مل کر لوٹنے کا سمجھوتہ پھیلنا شروع ہوتا ہے اور اوپر سے نیچے کی طرف سرائت کرنا شروع کرتا ہے کچھ عرصے کے بعد اس میں غیر فوجی بھی شامل ہونے لگتے ہیں اور وہ سیاسی ٹولیاں جن کو یہ اپنے ساتھ استعمال کرتے ہیں ان ٹولیوں کو بھی کچھ رشوت دینی پڑتی ہے ان کو بھی ساتھ ملانے کے لئے کچھ مراعات عطا کرنی پڑتی ہیں۔ چنانچہ رفتہ رفتہ ملک ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے جن کی بدی پھیلنے لگتی ہے اور جو قوم سے الگ ہو کر جس طرح جونکیں کسی بدن کا خون چوستی ہیں

اس قوم کا خون چوسنے والے بن جاتے ہیں

جوں جوں یہ معاملہ آگے بڑھتا ہے ان کو اپنے متعلق خطرات محسوس ہونے لگتے ہیں جو بڑھتے چلے جاتے ہیں ایک دوسرے پر اعتماد کم ہوتا چلا جاتا ہے اور ساری قوم سے بحیثیت مجموعی خطرہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس بجائے اس کے کہ دشمن کی طرف نظر کرے اور ان کے حالات کا جائزہ لے وہ اپنے ہی ملک کے اوپر اپنے ہی ملک کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔ اس کو دو طرح سے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

اول یہ کہ فوج کے اندر وہ حصہ جو مراعات میں شریک نہیں ہے اور طاقت میں شریک نہیں ہے لیکن طاقت کو سنبھالنے کا ذریعہ ہے اس حصے کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے شروع نہ ہو جائیں کہ ملک سے کیا ہو رہا ہے چند بڑے لوگ ہمیں استعمال کر کے ہماری طاقت کے بل پر عوام الناس پر مسلط ہیں اور اس کے نتیجے میں ہم دن بدن بدنام ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ فوج جو اپنے ملک میں بدنام ہو رہی ہو اس کے اندر بے چینی پیدا ہو جاتی ہے یہ بے چینی چونکہ آزادی کے خیالات کو جنم دیتی ہے اس لئے لازم ہے کہ فوجی ٹولہ زیادہ گہری نظر سے مطالعہ کرتا رہے کہ بے چینی کہاں کہاں پائی جاتی ہے کس قسم کے لوگوں سے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں چنانچہ ملٹری انٹیلی جنس جو دراصل دشمن کی حرکات اور سکنات کی نگرانی کے لئے قائم کی جاتی ہے وہ اپنوں کی حرکات و سکنات کی نگرانی کے اوپر وقف ہو جاتی ہے پھر چونکہ عوام سے خطرہ ہوتا ہے ان عوامی طاقتوں سے خطرہ ہوتا ہے جو سمجھتی ہیں کہ قانون قدرت کے طور پر تو ہم اس لئے بنائے گئے تھے کہ حکومت کے مصالح کا فیصلہ کریں اور ارباب حل و عقد بنیں۔ قوم کے تمام مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری طبعاً ہم پر عائد ہوتی ہے اور ہمیں محروم کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کی شاخیں پھر سیاسی گروہ میں مداخل ہونی شروع ہو جاتی ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ ان کی جڑیں پھیلنے لگتی ہیں اور تمام سیاسی طاقتوں میں ان کی کوئی نہ کوئی جڑ داخل ہو جاتی ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام الناس حیران ہو کر دیکھتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے! ہر سیاسی کوشش جو جنم لیتی ہے۔ ہر سیاسی تحریک جو پیدا ہونے لگتی ہے وہ کسی نہ کسی طرح بد انجام کو پہنچ جاتی ہے اور عوام الناس حیران ہوتے ہیں کہ ہم سے ہو کیا رہا ہے۔ ہمارے جذبات سے کھیلنے والے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلشرز: عبدالرحیم عبدالرؤف مالکان ... وارث ... ٹریڈنگ کمپنی ...

جذبات سے کھیلتے ہیں، انہیں انگیخت کرتے ہیں، انہیں گلیوں میں لاتے ہیں اور پھر نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر سیاسی پارٹی میں انٹیلی جنس کے نمائندے موجود ہوتے ہیں اور وہ ان روابط پر خوش ہوتے ہیں۔ پھر جب معاملہ آگے بڑھتا ہے یعنی مرض مزید شدت اختیار کرتا ہے تو بہت سے سیاسی راہنما اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ ان کے فوجی انٹیلی جنس سے تعلقات ہیں اور وہ اس امید میں ان تعلقات کو بڑھاتے اور فروغ دیتے ہیں کہ کوئی ایسا وقت آئے گا جب ہمیں طاقت حاصل کرنے کے لئے فوج کی مدد کی ضرورت پڑے گی اُن کے دل قطعی طور پر اس مایوسی کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں کہ فوجی طاقت سے کچھ چھیننا ہمارے لئے ممکن نہیں لیکن بھیک مانگنا ممکن ہے اور بھیک مانگنے کے لئے ان کو ان کی "رائٹ سائیڈ" داہنے ہاتھ رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے خفیہ تعلقات کو بڑھاتے ہیں اور اُن کو ضروری خبریں بھی مہیا کرتے ہیں کہ ہماری مجلسوں میں کیا کیا باتیں طے ہوئیں اور اپنی طاقت محسوس کرتے ہیں بظاہر یہ سوچتے ہوئے کہ ہم غداری نہیں کر رہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑی حکمت اور بڑی سیاست سے کام لیا ہے۔ قوم کو مزید فتنوں اور خون خرابے سے بچانے کے لئے ہم نے نہایت ہی عمدہ حکمت عملی اختیار کی ہے فوجی طاقتوں سے روابط بڑھائے ہیں اور ان میں جو طاقتور ہیں اُن سے دوستی کو فروغ دیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہم اس دوستی کے ذریعے اُن کو یہ یقین دلائیں گے کہ تمہیں ہر دوسرے سے خطرہ ہو سکتا ہے ہم سے خطرہ نہیں ہو سکتا۔ ہم تو تمہارے ساتھ چلنے والے ہیں۔ ہم تو تم پر بناء کرنے والے ہیں اس لئے اگر تم اس وجہ سے عوام کو طاقت منتقل نہیں کر رہے کہ تمہیں خطرہ ہے کہ اگر عوام اوپر آئے تو ہمارے جرائم کا حساب لیں گے تو ہم تو اُن میں سے ہیں ہم تو تمہارے ساتھی اور دوست ہیں اس لئے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ جب بھی طاقت کے انتقال کا وقت آئے ہم سے رابطہ کرو اور طاقت ہمارے سپرد کرو۔

یہ سلسلے دنیا میں ہر جگہ جاری ہیں۔ اور چونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ اس لئے میں سوچ ہی نہیں سکتا کہ یہ سلسلہ ہمارے ملک میں جاری نہ ہو۔ میں تفصیل نہیں جانتا میں سیاست سے بے تعلق ہوں۔ مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون کس سے رابطہ رکھ رہا ہے۔ مگر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ کچھ لوگ کچھ لوگوں سے رابطے رکھ رہے ہیں فساد پھیلا ہوا ہے اور یہ فساد بڑھ رہا ہے نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ جیسے غالب نے کہا ہے کہ ؎

آج ادھر کو ہی رہے گا دیدۂ اختر کھلا

کہ آج تو اس ستارے کی آنکھیں اسی طرف کھلی رہیں گی ہماری طرف اس کا کوئی نور نہیں آئے گا وہ ملٹری انٹیلی جنس جس کی آنکھیں غیر کو دیکھنے کے لئے بنائی جاتی ہیں وہ اپنوں پر مرکوز ہو جاتی ہیں اور "اُن" کا دیدہ اس طرف کھلا رہ جاتا ہے۔

ایسی حکومتیں دن بدن غیر قوموں کی محتاج ہوتی چلی جاتی ہیں اور ان کو اپنی بقاء کے لئے غیر قوموں کی انٹیلی جنس پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ یہ قانون طبعی ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے جس حکومت کو وہ دوست سمجھتے ہیں اور جو طاقتور ہوتی ہے اس سے ان کے روابط بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ان کی انٹیلی جنس ان کی حفاظت کی خاطر ملک میں داخل ہوتی ہے اور وہ سارے راز جو قوم کی امانت ہوتے ہیں وہ آپس میں بانٹے جاتے ہیں ایک دوسرے کو ان رازوں کا شریک کر لیا جاتا ہے۔ آپس میں مجالس لگتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہماری رپورٹ یہ ہے کہ فلاں پارٹی نے یہ کیا اور فلاں پارٹی نے یہ کیا دوسرے کہتے ہیں کہ ہماری رپورٹ یہ ہے کہ تمہارے لئے فلاں جگہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے اور فلاں جگہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے اور ملک کو باہر سے جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے اس کو کلیۃً یہ ان بیرونی طاقتوں کے سپرد کر دیتے ہیں کہ تم جانو اور تمہارا کام جانے کہ ہمارے ملک کو کیا خطرہ ہے جب تک ہم تمہارے دوست ہیں ہماری حفاظت کرنا تمہارا کام ہے چنانچہ انٹیلی جنس کے ذریعے بھی اور ہتھیاروں کے ذریعے بھی دن بدن غیر قوموں کا تسلط ایسے بدنصیب ملکوں پر بڑھتا چلا جاتا ہے جو اپنی

فوج کے غلام

بنائے جاتے ہیں۔

یہ تمام منطقی نتائج ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر ملک میں یہی نتائج لازماً ظاہر ہوں گے۔ بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ فساد پھیلائے جائیں گے اور جوں جوں جرم بڑھتے چلے جائیں گے اندرونی بے ثباتی کا احساس ان لوگوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے وہ سمجھتے ہیں ہمارا دوام نہیں ہے۔ ہمیں اپنے جبروت اور اپنی پکڑ میں اور زیادہ شدت اختیار کرنی چاہئے۔ چنانچہ پھر ظلم شروع ہو جاتے ہیں۔ جہاں خطرہ محسوس ہو کسی بھی حصے سے خواہ وہ فوج کا حصہ ہو یا غیر فوج کا حصہ ہو اُن پر طرح طرح کے مظالم توڑے جاتے ہیں۔ پھر ملک کو بانٹا جاتا ہے۔ سیاست کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ صوبوں کو صوبوں سے لڑایا جاتا ہے۔ فرقوں کو فرقوں سے لڑایا جاتا ہے ہر طرف ایک بے اطمینانی پیدا کر دی جاتی ہے اور عوام الناس پر یہ اثر ڈالا جاتا ہے کہ ہم ہی ہیں جو تمہیں سنبھالے ہوئے ہیں ورنہ یہ ملک رہنے کے لائق نہیں۔ پنجابی سندھی کا دشمن ہے، سندھی پنجابی کا۔ پٹھان پنجابی سے مطمئن نہیں۔ پنجابی پٹھان سے مطمئن نہیں۔ بلوچی کو سب سے یہ شکوہ ہے کہ ہمارے چھوٹے سے ملک کی دولت پر قابض ہیں۔ سوئی گیس پاکستان میں ہر جگہ ملتی ہے سوائے بلوچستان کے اس قسم کے بہت سے ایسے معاملات ہیں جو بے اطمینانی کو فروغ دیتے ہیں اور رفتہ رفتہ اس بے اطمینانی کو تیل مہیا کیا جاتا ہے اور ہر جگہ انٹیلی جنس کے ایجنٹس پھیل جاتے ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قوم کسی طرح متحد نہ ہو سکے اس کے بڑے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ قوم کی فوج سے نفرت بڑھنی شروع ہو جاتی ہے بے اطمینانی کے باوجود وہ یہ نتیجہ نہیں نکالتے کہ دراصل فوج ہمیں بچائے ہوئے ہے بلکہ وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں اور ان کی عقلیں اس بات کو بھانپ جاتی ہیں کہ ہم سے کھیل کھیلا جا رہا ہے نتیجۃً اپنے وطن کی فوج سے اہل وطن کی دوری بڑھنی شروع ہو جاتی ہے جو ایک انتہائی خطرناک چیز ہے۔ آپ اپنے ملک میں جا کر دیکھیں ایک زمانہ تھا کہ عوام الناس فوج پر اتنے عاشق تھے کہ وہ اپنا خون دے کر بھی کسی فوجی کی جان بچانے پر دل و جان سے آمادہ ہوا کرتے تھے۔ جب پاکستان اور ہندوستان کی لڑائیاں ہوئی ہیں اُس زمانے میں خصوصیت کے ساتھ فوج کی محبت اتنی بڑھ جایا کرتی تھی کہ بعض دفعہ جب یہ فوجی اپنے میدانوں سے رخصتوں پر واپس آتے تھے تو بعض شہروں کے دکاندار اپنے دروازے ان پر کھول دیا کرتے تھے کہ جو چیز چاہو استعمال کرو تم سے کوئی قیمت نہیں لینی۔ تم تو قوم کے جان نثار ہو۔ ان کے لئے قوم کے شاعر وقف ہو جایا کرتے تھے قوم کے گلوکار ان کے لئے وقف ہو جایا کرتے تھے۔ اُن کے لئے نغمے بنائے اور سنے جاتے تھے اور تمام قوم سب سے زیادہ لذت اُن نغموں میں پاتی تھی جو فوج کی تعریف میں لکھے یا گائے جائیں۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا! پھر ایک ایسا زمانہ آتا ہے جبکہ فوج کے نام سے لوگوں کے دل متنفر ہو کر بدکنے لگتے ہیں وہ منہ سے اظہار کریں یا نہ کریں وہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھی نہیں رہے یہ ہمارے دشمن بن چکے ہیں۔

یہ نہایت ہی خطرناک نتائج ہیں جو ایک دفعہ پیدا ہو جائیں تو پھر اُن سے بچ نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور بدقسمتی سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جب ایک دفعہ سیاست ان کے قبضے میں چلی جائے تو وہ سیاست سے کھیلتے ہیں اور سیاستدان دن بدن اور زیادہ خائف ہوتے چلے جاتے ہیں اور عوام الناس کو صورت حال سے مطلع نہیں کر سکتے وہ سمجھتے ہیں کہ جس سیاستدان نے یہ بیان دیا کہ فوج کے نتیجے میں یہ نقصانات ہیں اور تم پر یہ مصیبتیں پڑی ہیں وہ مارا جائے گا اور فوج کسی اور کو طاقت دے دے گی اس کو بہر حال نہیں ملے گی۔ اس لئے اندرونی طور پر ایک قسم کی چاپلوسی کا دور شروع ہو گیا ہے

اور پھر ان کا پالیسی بیرونی راہیں اختیار کرتی ہے۔ سیاستدان بڑے ذہین ہوتے ہیں سیاست آخر ان کے میدان کی بات ہے ان کو کوئی دوسرا تو سیاست نہیں پڑھا سکتا وہ خود سیاستدان ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس فوج کے پیچھے ایک اور آقا ہے ایک اور مالک ہے۔ کیوں نہ اس سے براہ راست تعلق بڑھائے جائیں اس لئے سارے پھر اصلی سرچشموں کی طرف دوڑنے لگتے ہیں اور بظاہر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم عوام کی چھینی ہوئی طاقت کو اس طریق سے واپس دلائیں گے ایسے سیاستدان کو میں بد دیانت نہیں کہہ سکتا ہو سکتا ہے بعض بد دیانت بھی ہوں لیکن وہ جو عوام کا درد رکھتے ہیں وہ اپنی سیاست کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے سوا ہمارے لئے چلنے والا کوئی مہرہ نہیں رہا اس دفعہ نام نہاد کے مطابق مجبوری کے ساتھ مصالحت کے ساتھ ان سے طاقت حاصل کریں یا اس میں حصے دار بن جائیں۔ پھر ہم سیاستدان ہیں، ذہین ہیں رفتہ رفتہ باقی بھی چھینتے لگ جائیں گے اور بالآخر قوم کو اس تسلط سے نجات دلائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی نفسیاتی کیفیت یہ ہوتی ہے۔

لیکن وہ نہیں جانتے کہ بلی چوہے کے کھیل میں ہم نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ چوہا بلی پر غالب آ گیا ہو۔ کچھ دیر کے لئے کھیلتے ہیں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ بلی نے موقعہ دیا ہے چوہے کو بھاگنے کا اور وہ سوراخ کے قریب بھی پہنچ گیا ہے لیکن آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ چوہا بلی پر غالب آ جائے اس لئے کہ طاقت بلی کے پاس ہے اور چوہے کے پاس طاقت نہیں ہے اور عوامی راہنما بجائے اس کے کہ اپنی طاقت کے سرچشموں کی طرف دوڑیں جب وہ غیر اور دشمن کی طاقت کی طرف جائیں گے تو وہ اور زیادہ کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ اس راز کو نہیں سمجھتے۔ طاقت دراصل ان کے پاس ہے۔ یہ شعور ہے جو بیدار ہونا چاہئیے۔ ان کو علم ہونا چاہئیے کہ وہی طاقتور ہیں لیکن عوام الناس کی رائے عامہ کو بیدار کریں۔ ان کو بتائیں کہ وہ کون ہیں کیا ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ان کو چاہئیے کہ فوج کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے، کثرت سے اخبارات میں مضامین شائع کر کے تجزیے شائع کر کے فوج کے سپاہیوں کو فوج کے افسروں کو کھا ئیں سازشوں کے ذریعے نہیں کھلم کھلا برسرِ عام ان کو بتائیں کہ تم کون ہو تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں تم کس جرم میں شریک بنا دئے گئے ہو اور یہ اعلان کریں کہ ہم کسی قیمت پہ بھی اپنی طاقت کو تم سے خیرات کے طور پر نہیں مانگیں گے ان کی طاقت کا راز اس کے سوا کسی اور چیز میں پوشیدہ نہیں فی الحقیقت ڈیموکریسی میں طاقت عوام کے پاس ہوا کرتی ہے اور

طاقت کا اصل سرچشمہ

وہی ہیں اس لئے عوام کو ان کی طاقت کا احساس دلانا اور ان کی طاقت سے ناجائز کھیلنا نہیں بلکہ حکمت کے ساتھ ان کی طاقت کے رُخ کو معیّن راہوں پر چلانا یہ ہے سیاست کا کام اور یہ بد نصیبی سے ہمارے بہت سے تیسری دنیا کے ملکوں میں نہیں کیا جاتا۔

آج سے پہلے اگر وقت نہیں تھا تو اب وقت ہے اور اگر یہ وقت ہاتھ سے گیا تو پھر کوئی وقت نہیں آئے گا تو پھر اور قسم کے خطرات ہیں جو مجھے دکھائی دے رہے ہیں جنہوں نے لازماً اس کے بعد آنا ہے آج وہ وقت آ چکا ہے کہ جب بیرونی طاقتوں کو اتنی بے حیائی کی جرأت ہو چکی ہے کہ وہ کھلم کھلا اپنے بیان میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اس ملک کی سیاست میں فوج داخل نہ رہی تو ہم ان سے تعلق توڑ لیں گے۔ یعنی دھمکی دی جا رہی ہے کہ ہم تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے۔ امریکہ کی سٹریٹیجک سٹڈیز کے شعبہ کی طرف STRATEGIC - STUDIES ابھی حال ہی میں ایک بیان منسوب ہوا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے یہ کہاں تک سچ ہے۔ لیکن ان کی طرف بیان یہ منسوب ہوا ہے کہ اگر پاکستان کی سیاست سے فوج نے کنارہ کشی اختیار کی دست کشی اختیار کی تو ہم پر ملک کی امداد کوئی لازم نہیں ہم امداد سے ہاتھ کھینچ لیں گے اور یہ ایک دھمکی ہے فوج کو اشارہ ہے کہ تم قابض رہو اور سیاستدان کو دھمکی ہے کہ اگر تم نے کوشش بھی کی کہ اپنے ہی ملک کو فوج کے تسلط سے آزاد کرو تو ہم تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے لیکن یہ دھمکی بالکل لغو بے معنی اور گیدڑ بھبکی سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی میں اپنے ملک کے دانشوروں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس دھمکی میں کوئی جان نہیں ہے وہ آپ کے محتاج ہیں آپ ہرگز ان کے محتاج نہیں۔ آج دنیا کے سیاسی نقشے میں پاکستان کو ایک ایسا مقام حاصل ہے۔ جس میں یہ مالک جو آپ کے دوست بنتے آپ پر قابض ہو چکے ہیں آپ کو چھوڑنے کی طاقت اور استعداد نہیں رکھتے کیونکہ آپ کو چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس علاقے میں لازماً دوسری طاقت کا تسلط ہو جائے اور امریکہ ہو یا اور کوئی دوسری یورپین طاقت ہو یہ کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کر سکتے اس لئے جو چیز آپ کی ہے اور آپ لے سکتے ہیں وقار کے ساتھ اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے لے سکتے ہیں اس کو بھیک منگے بن کر حاصل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ کھلم کھلا صاف جواب ہونا چاہئیے کہ تم مرد و دیانہ رہو جب تک پہلے تم یہ نمونہ اپنے ملک میں نہ دکھاؤ کہ اپنی فوج کو اپنے عوام پر مسلط کرو اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کرنے دیں گے۔ اگر یہ نیکی ہے بھلائی ہے تو آؤ اسبقت لے جاؤ یورپ کی ساری حکومتیں فوج کے

بلا تبصرہ

”امریکی امداد پاکستان میں ڈکٹیٹرشپ کو تقویت دینے کے لئے نہیں ملنی چاہیئے“

نیویارک کے پاکستانیوں کا امریکی ممبران پارلیمنٹ کو مراسلہ۔ ضیاء کی مدد کا الزام۔

نیویارک ۲۵؍اکتوبر (یو۔این آئی) نیویارک میں موجود پاکستانی گروپ نے امریکی لیڈروں پر زور دیا ہے کہ وہ اس بات کا دھیان رکھیں کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان جو خاص تعلقات ہیں وہ پاکستان میں ڈکٹیٹرشپ کو تقویت دینے اور پاکستان کے لوگوں کو سزا دینے کے لئے استعمال نہ ہوں۔ فرینڈز آف ڈیموکریسی ان پاکستان نامی جماعت نے امریکی ایوان نمائندگان اور سینٹ کے ممبروں سے اپیل کی کہ حکومت امریکہ اس بات کا ثبوت دے کہ وہ صرف نکاراگوا۔ افغانستان اور پولینڈ میں ہی جمہوریت نہیں چاہتی پاکستان میں بھی جمہوریت چاہتی ہے۔

اس جماعت نے اپنی چٹھی میں وائس پریذیڈنٹ جارج بُش کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے کہ پاکستان امریکہ کا بڑا دوست ہے وہ ایک ایسا ساتھی ہے جس کے نشانے اور امنگیں امریکہ کے ساتھ مشترکہ ہیں اور یہ تعلق امریکہ کی خارجہ پالیسی کا دھرا ہے۔

چٹھی پر جماعت کے صدر ڈاکٹر الیس لے بینے زر کے دستخط ہیں انہوں نے اس چٹھی میں کہا ہے کہ آپ کی سرگرم توجہ اس طرف دلائی جاتی ہے کہ پاکستان کے لوگ جلد ہی اپنا ووٹ کا پیدائشی حق استعمال کریں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان پر کس پارٹی کی حکومت چاہتے ہیں انہوں نے یاد دلایا کہ میں پہلے ہی اس بات پر زور دے چکا ہوں اور خاص طور پر پچھلے گیارہ برس میں ایسا کرتا رہا ہوں کہ پاکستان جیسے ممالک کو دی جانے والی فوجی امداد کے ساتھ یہ شرط لگا دی جائے کہ متعلقہ ملک کا انسانی حقوق بارے ریکارڈ کیا ہے مگر پروٹسٹوں کے باوجود امداد دی جاتی رہی اس کا نتیجہ جنرل ضیاء الحق کی حکومت تھا جو ایک ہوائی حادثہ سے ختم ہوئی اس حکومت کا جابرانہ کردار نہ صرف بڑھتا گیا بلکہ سیاسی سرگرمیوں کی بھی مناہی رہی اور عدالتوں کو ایک ڈھونگ بنا کر رکھ دیا گیا۔

پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار حکومت کی تبدیلی آئینی طریقہ سے ہوئی ہے۔ پاکستان کے واقعات میں آپ کی دلچسپی سے موجودہ حکمران پارٹی بنیاد پر عام چناؤ کرائیں گے اس راستے سے بھٹکنے سے ایک اور ڈکٹیٹرشپ کے لئے راستہ استوار ہو جائے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان سے متعلقہ معاملات میں آپ کی دلچسپی سے پاکستانیوں کو یہ وشواس ہو جائے گا کہ امریکہ نہ صرف نکاراگوا افغانستان اور پولینڈ میں جمہوریت چاہتا ہے بلکہ پاکستان میں بھی چاہتا ہے۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۶؍اکتوبر ۱۹۸۸ء)

سپرد کردو۔ امریکہ کی ہر ہیئت (STATE) فوج کے قبضے میں چلی جائے پھر ہم سمجھیں گے کہ تم سچے ہو اور ہم بھی کہیں گے کہ ہاں! ٹھیک ہے ہمارے اوپر بھی فوجی تسلط جاری رہنا چاہیئے۔

لیکن اپنے ملک میں اور پیمانے ہوں اور ہمارے ملک میں اور پیمانے ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں پاکستان کے ارباب حل و عقد کہیں یا عوام الناس کے نمائندے ہوں اُن سب سے عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ اپنے مقام کو پہچانیں اپنے قدموں پر کھڑے ہوں۔ طاقت آپ کے پاس ہے بین الاقوامی طاقتوں کے آپس کے معاملات اس قسم کے ہیں کہ اُن میں آپ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ سر اُٹھا کر سر بلندی کے ساتھ آگے بڑھیں اور اپنے مطالبے پر قائم رہیں اپنی طاقت نہ اپنی فوج سے مانگیں نہ کسی اور حکومت سے مانگیں۔ خدانخواستہ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جب یہ لوگ آپ کو آگے لانے پر اور آپ کو آپ کی طاقتیں سپرد کرنے پر مجبور ہوں گے۔ لیکن اگر آپ میں سے بعض اُن کی گود میں ٹوٹ پڑے اور وہی غداری کی کھیل دوبارہ شروع ہو گئی کہ کمزوروں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم بڑوں کے ساتھ لگ کر طاقت میں شریک ہو جائیں گے' طاقتوں پر ناجائز قبضے کئے تو پھر اس کے بعد دوبارہ آپ کو یہ موقعہ نصیب نہیں ہو سکتا۔

پھر اور خطرناک چیزیں ہیں جو اس ملک کے مقدر میں لکھی جائیں گی۔ مجھے یاد ہے جنرل ایوب نے جب مارشل لاء لگایا تو کچھ عرصے کے بعد انہوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ امریکہ ہم سے وہ معاملہ نہیں کر رہا جس کی اُس سے توقع تھی اور اُن کے دل میں کڑواہٹ پیدا ہونی شروع ہوئی جو بڑھتی چلی گئی چنانچہ انہوں نے اپنے آخری ایام میں جو کتاب لکھی — FRIENDS NOT MASTERS اُس کا مطالعہ بتاتا ہے کہ بعض دفعہ دبے لفظوں میں بعض دفعہ کھلے لفظوں میں انہوں نے امریکہ کو یہ پیغام دینے کی کوشش کی تم اگر ماسٹرز (MASTERS) بنکر ہمارے ساتھ تعلق رکھنا چاہتے ہو تو ہمیں قبول نہیں ہے 'فرینڈز' دوست ہو' آقا نہیں لیکن یہ تو پُرانے زمانے کی بات ہے۔

آج کے زمانے میں جو تاریخ لکھی جا رہی ہے اُس کا عنوان اگر بنایا جائے تو یہ ہوگا کہ ماسٹرز ناٹ فرینڈز MASTERS NOT FRIENDS آقا ہیں دوست نہیں اور یہ بھی ایک طبعی نتیجہ ہے اس کے سوا کوئی دوسرا نتیجہ نکل نہیں سکتا۔ دنیا کی طاقتور حکومتوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ کسی کمزور ملک کے دوست بن جائیں۔ احمقانہ بات ہے۔ پرانے زمانے کی کہانیوں میں پُرانے زمانے کے بادشاہوں کی تاریخوں میں تو آپ کو مل جائے گا کہ کسی رانی کو بہن بنا لیا اور اس کی خاطر اس کی عزت کو بچانے کے لئے فوج کشی شروع کر دی۔ یہ پُرانے زمانے کے قصے ہیں آج کی سیاست میں ان باتوں کا کوئی دخل نہیں ہے ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آج سیاست پر خود غرضی کے سوا کوئی چیز حکمران نہیں اور کامل خود غرضی ہے اور ایسی خود غرضی کہ اگر آپ کسی کے ساتھ دس سال گیارہ سال۔ بارہ سال۔ پندرہ سال بھی گزاریں اور ان کی خاطر اُن کی مرضی کے سارے کام سرانجام دیں جس دن وہ طاقتیں سمجھیں گی کہ آپ اب چلا ہوا سکہ بن گئے ہیں جس کی اب کوئی قیمت نہیں رہی تو وہ آپ کو اسی طرح ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے جس طرح آپ کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

ان بڑی طاقتوں کے اپنے مفادات ہیں اور جب یہ طاقتیں دوست بن کر چھوٹے ملکوں میں داخل ہوتی ہیں تو دوستی کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مفادات کا سوال ہے۔ سودے بازی کا سوال ہے اس لئے معلوم ہوا کہ یہ جو آپکے پاس آ رہے ہیں آپ کے محتاج ہیں آپ کو کچھ اس لئے دینا چاہتے ہیں کہ آپ سے اس سے بڑھ کر لیں یا کم سے کم اس قسم کے معاملات کریں کہ دونوں کو کچھ نہ کچھ فائدہ ہو جب یہ صورت حال ہے تو پھر ان سے باشعور طریق پر سودے بازی کی ضرورت ہے دبنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو یہ یقین ہو جانا چاہیئے کہ آپ کا کوئی محسن نہیں ہے سوائے خدا کے۔ خدا پر توکل رکھیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنی قوم کا سر بلند کرنے کی کوشش کریں۔ جتنا زیادہ آپ عوام الناس کا شعور بیدار کریں گے' دنیا کی سیاست سے آگاہ کریں گے۔ صورت حال سے مطلع کریں گے اتنے زیادہ آپ طاقتور ہوتے چلے جائیں گے اتنی زیادہ آپ میں اہلیت ہوگی کہ آپ سودے بازی کریں اس لئے آپ کو لازماً تمام دُنیا کو کھول کر یہ بیان کر دینا چاہیئے کہ اب وہ دَور آئندہ نہیں چلے گا وہ زمانہ گزر گیا جس میں تم لوگ یہ کام کیا کرتے تھے ہمیں طاقت سے محروم رکھا ہے' ظلم کیا ہے اور کر لو جتنا کر سکتے ہو لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ظلم کی حد ہوا کرتی ہے اور ایک حد سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ گیارہ سال کا زمانہ قریب الاختتام تھا اور کچھ آگے بڑھتا تو دھماکے کے ساتھ ایک انقلاب رونما ہو جاتا۔ اس سلسلے کو روک دیا گیا ہے۔

آپ نے اس وقت فیصلہ کرنا ہے کہ کیا دوبارہ یہ گیارہ سال یا بائیس سال کے زمانے میں داخل ہونا ہے یا اس سرنگ میں دوبارہ نہیں جانا جس میں آپ داخل ہوئے تھے اور پھر جب تک اس کا کنارہ نہیں آیا اُس وقت تک آپ باہر نہیں نکل سکے تھے اس وقت اگر آپ نے دوبارہ کسی تسلط کو قبول کر لیا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے چونکہ اُس تسلط کے نتیجے میں جرائم بڑھتے ہیں' مافیا قسم کے ٹولے اوپر آ جاتے ہیں اور اُن کے بقا کا تقاضا یہ ہوا کرتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ایک دوسرے کی مدد کریں خواہ وہ اخلاقی حرکتیں کر رہے ہوں یا غیر اخلاقی حرکتیں کر رہے ہوں اس لئے خدا کے واسطے اس قوم کو دوبارہ کسی مافیا (MAFIA) کے سپرد نہ کریں اگر آپ نے طاقت مانگ کے حاصل کی تو خواہ کسی پارٹی کے نام پہ آپ کو طاقت ملے آپ پھر غلام رہیں گے اور قوم کو دوبارہ غلام بنا لیں گے اور چونکہ یہ سلسلے لمبے نہیں چل سکتے۔ قانونِ قدرت اندرونی طور پر ایسے ردِ عمل پیدا کر دیا کرتا ہے کہ جس کے نتیجے میں عوام الناس کے جذبات قربانی کے لئے اونچے ہونے شروع ہو جاتے ہیں' سب کچھ کر گزرنے کے لئے اور قربانی کے جذبے کے ساتھ قربانی کرنے کا واقعتہً مادہ جتنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے کہ DESPERATION (یاس و نا اُمیدی) کی حالت آ جاتی ہے۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ اب زندگی اور موت ایک جیسی ہو گئی ہے اس وقت قومیں ایک دھماکے کے ساتھ اپنے آقاؤں کو اُتار پھینکا کرتی ہیں اور بہت ہی خونریز حالات ملک میں پیدا ہو جاتے ہیں خصوصیت کے ساتھ اگر آپ یہی شکل تصور کریں فوج کے اس طبقے میں بھی ظاہر ہونی شروع ہو جائے جسے ہم HAVE-NOTS کہہ سکتے ہیں ان سے مُراد وہ ہیں کہ جو طاقت کو قائم رکھنے میں تو شریک ہیں لیکن طاقت سے استفادہ کرنے میں شریک نہیں ہیں۔ اب یہ ناممکن ہے کہ دُنیا کی کوئی فوجی طاقت اپنے تمام افراد کو ان طبعی مراعات میں شریک کر سکے جو طاقت کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک بھاری طبقہ ایسا رہ جاتا ہے جو طاقت کو برقرار رکھنے میں کام تو کرتا ہے لیکن غیر معمولی استفادہ حاصل نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ ان کی تنخواہیں بڑھ جائیں۔ بعض تحکمات حاصل ہو جائیں مثلاً کسی ڈپٹی کمشنر کو دھمکایا جا سکے یا کسی پٹواری پہ رعب ڈالا جا سکے۔ یہ چند معمولی معمولی فوائد ہیں جو کم و بیش ہر کس و ناکس کو مل جاتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر طاقت کے سرچشمے پر قابض ہونے کے نتیجہ میں جو مفادات حاصل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس میں سارے شریک ہو نہیں سکتے بدنامی میں سب شریک ہوتے ہیں اور ہمارے ملک میں خصوصیت کے ساتھ فوج میں غیرت موجود ہے اور حُبّ الوطنی موجود ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ساری فوج نعوذ باللہ من ذالک اپنے وطن کی غدار ہو چکی ہے بالکل جھوٹ ہے اس فوج کو ملک پر ناقبض رکھنے کے لئے آئے دن ایسے بہانے تراشے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں فوج کو یہ احساس رہتا ہے کہ اگر ہم نے موجودہ سربراہوں کو دوام نہ بخشا تو ملک کو خطرہ ہے۔ موجودہ طاقت کو نہیں بلکہ ملک کو خطرہ ہے۔ چنانچہ یہ احساسات کئی طرح پر پیدا کئے جاتے ہیں اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ ان باتوں کو تمام سیاستدان سمجھتے ہیں کہ کئی ذرائع سے فوج میں ملک کے لئے عدمِ استحکام کا احساس پیدا کیا جاتا ہے اور یہ نہیں کہا جاتا کہ تم ہمارے

تو سب کو برقرار رکھو۔ کہتے ہیں کہ دیکھو قوم کے لئے ملک کے لئے اسلام کے لئے خطرات ہیں جو چیزیں تمہیں عزیز ہیں اُن سب کو خطرہ ہے۔ ساری قوم اُن سب چیزوں کی دشمن بن چکی ہے جو ساری قوم کو عزیز ہونی چاہئیں۔ ساری قوم پاگل ہو چکی ہے۔ اس لئے جب تک ہم ہیں یہ اعلیٰ اقدار باقی رہیں گی جب ہم گئے تو یہ ساری اقدار مٹ جائیں گی۔ کیسی جہالت کی بات ہے! ساری قوم اپنی دشمن ہو چکی ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ قوم اپنی دشمن ہو جائے!

قوم دشمن نہیں ہوا کرتی لیکن مصنوعی طور پہ فوج اور قوم کے درمیان فاصلے پیدا کئے جاتے ہیں اور عام فوجی اور عام افسر کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ تم گویا کہ اس وطن کے محافظ ہو اندرونی خطرات ہیں بیرونی خطرہ ہے کوئی نہیں۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر بیرونی خطرہ نہیں تو اتنے ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے باہر سے جو بے شمار ہتھیار مانگے جاتے ہیں وہ کس لئے مانگے جاتے ہیں؟

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ کبھی ہرگز اس لئے نہیں مانگے جاتے کہ قوم کو اگر کسی سے خطرہ ہو تو ان کے خلاف استعمال ہوں وہ اس لئے دلائے جاتے ہیں خواہ کسی غرض سے مانگے جائیں کہ بڑی طاقتوں کے مفاد کو اگر کوئی خطرہ ہو جو ہتھیار عطا کرنے والی ہیں تو اس وقت یہ ہتھیار استعمال ہوں اور اس سے پہلے اپنے مفاد کے لئے کسی قوم کو ان ہتھیاروں کے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ آپ پچھلی جنگوں کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ امریکہ نے پاکستان کی بڑی سختی سے جواب طلبیاں کی ہوئی ہیں کہ تم ان ہتھیاروں کو جو ہم نے تمہیں روس کے خلاف استعمال کرنے کے لئے دئے تھے۔ ہندوستان کے خلاف استعمال کرنے والے ہوتے کون ہو۔؟ یعنی پاکستان کو خطرہ تو ہندوستان سے ہے اور ہتھیار جمع ہو رہے ہیں رُوس کے لئے اور اگر روس سے خطرہ ہو تو وہ ہتھیار ویسے ہی کام نہیں آئیں گے۔ ساری قوم جل بھن جائے گی اور پھر بھی وہ ہتھیار حقیقۃً معقول ہی کسی کام نہیں آ سکتے۔ وہ صرف بڑی قوموں کو وقتی طور پر اتنی مہلت دے سکتے ہیں کہ وہ ملک کے اندر داخل ہو جائیں اور پھر ایک لمبی دردناک تباہ کن جنگ میں ساری قوم کو جھونک دیا جائے۔

تو خطرہ کسی اور کو کسی اور سے ہے۔ اور ہتھیار دئے جا رہے ہیں ان غریب ملکوں کو اور اُن کے استعمال سکھائے جا رہے ہیں اور انٹیلی جنس کے اعلیٰ سے اعلیٰ ہوائی جہاز دئے جا رہے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ اس انٹیلی جنس کی آنکھ اس طرف کھلی رہے گی جس طرف سے ہمیں خطرہ ہے اس طرف نہیں کھلے گی جس طرف سے تمہیں خطرہ ہے۔

چنانچہ بڑی سخت جواب طلبیاں ہوئیں اور اس کے نتیجے میں پھر ہتھیاروں کی امداد اور دوسری امداد بند کر دی گئی کہ تم نے یہ ہتھیار اپنے دشمن کے خلاف استعمال کرنے! تم بڑی جرأت رکھتے ہو بڑے بے حیا لوگ ہو۔ ہم سے ہتھیار مانگ کر اپنے دشمنوں کے خلاف استعمال کر رہے ہو وہ تو ہمارے ہتھیار ہیں ہمارے دشمنوں کے خلاف استعمال کرو۔ یہ ایک طبعی نتیجہ ہے۔

اس لئے یہ ساری تیاریاں پاکستان کے اُس وقت تک کام نہیں آ سکتیں جب تک ملک اور عوام کے دشمن بالکل ایک نہ ہو جائیں جہاں ان دشمنوں میں تفریق ہو گی خواہ آپ کو حقیقی خطرہ کسی اور طرف سے بھی ہو گا اس فوجی طاقت کو اس کے خلاف استعمال نہیں کر سکتے۔ اجازت لینی پڑے گی۔ تو ماسٹرز ناٹ فرینڈز۔ یہ آقا بن چکے ہیں دوست نہیں رہے۔ اس لئے یہ ساری پالیسی نظر ثانی کی محتاج ہے۔ کس حد تک ہمیں خطرہ ہے۔ کہاں کہاں سے خطرہ ہے اور کس قسم کے خطرات ہیں ان کے مقابلے کے لئے قوم کو تیار کرنا چاہئے نہ کہ آنکھیں بند کر کے بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں کھلونا بن جائیں اور آپ کے اندر سودا بازی کی طاقت ہے اپنی سیاسی جغرافیائی حیثیت کے لحاظ سے!

نہرو نے جو دُنیا میں عظیم نام پیدا کیا وہ صرف اس وجہ سے کیا تھا وہ جھکا نہیں ہے اس نے سودا بازی کی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ کونسی قوم کس حد تک ہندوستان کی دوستی کی محتاج ہے اس حد تک اس نے پوری قیمت لے کر وہ دوستی دی ہے اور قوم کو اس سے آگے نہیں بڑھنے دیا۔ اور ایسا شخص جو صاحب کردار ہو جو اندرونی طور پر عظمت رکھتا ہو جو اپنی قوم کے وقار کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہے یہ آزاد قومیں بھی اسی کی عزت کیا کرتی ہیں ورنہ دوسروں کو تو ذلیل اور رسوا کر دیا کرتی ہیں۔ غلاموں کی طرح اُن سے بھی بدتر اُن سے سلوک کیا کرتی ہیں اس لئے اگر ہمارے سیاستدانوں کو اندرونی عزت درکار ہے اگر انہیں اندرونی وقار اور دبدبہ چاہئے تب بھی اُن کو اپنی طاقت کسی اور سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے اپنی طاقت سے بیٹھا رہنا اُن کے وقار کو بڑھائے گا بہ نسبت اس کے کہ مانگی ہوئی طاقت پہ قابض ہوں اور بیرونی طور پر بھی اُن کو ہرگز کسی قوم کے سامنے جھکنے کی ضرورت نہیں ہے اُن کو کہیں کہ ٹھیک ہے جو کچھ تم کر سکتے ہو کر گزرو آگے حالات تمہیں بتائیں گے کہ تمہاری تمام محنتیں رائیگاں جائیں گی تمہارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا کیونکہ اندرونی طور پر قانونِ قدرت وہ ردّعمل پیدا کرے گا جس کے نتیجے میں اس علاقے میں وہ دھماکے ہوں گے جن کو تم پھر کبھی بھی کنٹرول نہیں کر سکتے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دُنیا کی فوجی طاقتوں میں بھی ردّعمل شروع ہو جاتے ہیں۔ جو باہر کی طاقتیں ہیں اُن میں ردّعمل عوام میں زیادہ گہرے ہوتے ( ) اور زیادہ پھیلتے چلے جاتے ہیں پولارائزیشنز (POLARISATIONS) بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ ایسے خطرات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ لوگ دوسری قوموں کی طرف مدد کے لئے دوڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس مصیبت سے نجات دلاؤ ایک فوج کو ہم نے دیکھ لیا اب دوسری فوج بھی سہی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے کسی اور کی طاقت سے اس فوج کو شکست دی تو ہم ملک پہ قابض ہو جائیں گے۔

وہ بھی دھوکے میں ہیں۔ میں ان کو بھی متنبہ کرنا چاہتا ہوں غیر قوموں کی طرف بھاگ کر کسی فوج کے تسلّط سے نجات پانے کے نتیجے میں آپ کو کبھی بھی آزادی نصیب نہیں ہو سکتی یہ بھی ایک جہالت ہے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ قومیں جو ایسے لوگوں کو طاقت میں لاتی ہیں جو ان کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ اور ہمیں طاقتور بنا دو وہ اس وقت تک اُن کو طاقت میں رکھتی ہیں جب تک وہ کلیۃً ان کی غلامی کرتے ہیں اور جب وہ سمجھتی ہیں کہ یہ آزاد ہونے لگے ہیں یا ان پہ عوام کی طاقت کے سرچشمے میں ان کے رگ و پے پیوستہ ہونے لگے ہیں تو اس وقت وہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم ایک اور انقلاب برپا کر دیں گے۔ تمہاری جگہ نئے اور آدمی لائے جائیں گے جو چیکوسلاواکیہ میں ہوا۔ جو ہنگری میں ہوا جو ان ممالک میں ہوا۔ جہاں آزادی کا احساس اور شعور ہمارے ملکوں سے بہت زیادہ سخت ہے وہی دوسرے ملکوں میں ہونا ہے اس کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ ایک کی بجائے دوسرا آئے گا تب بھی آزادی نصیب نہیں ہو گی۔

آزادی کردار کی حفاظت سے اور کردار کی آزادی سے نصیب ہوا کرتی ہے اس کی طرف متوجہ ہوں اور یہ کردار اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے رہنماؤں کی عقلیں اور اُن کے دل آزاد نہیں ہوتے وہ کھلم کھلا عوام کو جا کر کہیں کہ ہمیں اُس طاقت میں کوئی دلچسپی نہیں جس میں تم آزاد نہ ہو جو باوقار نہ ہو اس لئے ہم کسی سے کوئی ایسا سودا نہیں کریں گے جس میں وہ زنجیریں بدل کر دوبارہ ہمارے ہاتھوں کو پہنائی جائیں وہ طوق نئی شکل میں دوبارہ ہماری گردنوں میں لٹکائے جائیں جو پہلے بھی تھے۔ اس لئے یہ بہت ہی اہم اور نازک وقت ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں جانتا ہوں کہ یہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ پاکستانی جماعت نہیں ہے لیکن پاکستان میں بھی تو جماعت ہے اور بڑی بھاری تعداد میں ہے اور اسلام کی اخوت عالمگیر ہے اس لئے میں صرف پاکستانی احمدی کو اپیل نہیں

کرتا تمام دُنیا کے احمدیوں کو اپیل کرتا ہوں کہ اسلام کی باہمی اخوت اور محبت کی خاطر اس مظلوم وطن پاکستان کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نہایت نازک دَور میں ہمارے سربراہوں کی آنکھیں کھولے ہمارے فوج کے سربراہوں کو شعور عطا کرے وہ سمجھیں کہ اب دوبارہ ہمیں اس سیاست میں ملوث نہیں ہونا چاہئے جس سے خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ نکلنے کا موقعہ عطا فرما دیا ہے اس سے اچھا موقعہ نہ کبھی فوج کو نصیب ہوگا نہ کبھی پاکستان کے عوام الناس کو نصیب ہوگا نہ سیاستدانوں کو نصیب ہوگا۔ صرف خطرہ یہ ہے کہ بعض سیاستدان بعض دُوسرے سیاستدانوں سے جلیں گے اور حسد کریں گے اگر اُن کو یہ خطرہ ہوا کہ آئندہ آنے والے اس جمہوری دور میں ہم نہیں آئیں گے بلکہ کوئی اور آجائیگا تو وہ لوگ زیادہ خطرناک ہیں وہ فوج کی طرف دوبارہ دوڑیں گے اور اپنے بیرونی آقاؤں کے پاس جائیں گے اور اُنہیں اُکسائیں گے اور اُن کو بتائیں گے کہ اگر فلاں آ گیا تو نہایت خطرناک نتیجے نکلیں گے اس لئے جو کچھ بھی بن سکتا ہے تم ہمیں تحفظ دو کسی طرح ہمیں دوبارہ لے آؤ اور بعینہٖ یہی ہے جو آج پاکستان میں ہو رہا ہے۔

جونیجو صاحب بھی اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ الف بھی پہنچ گیا ہے ب بھی پہنچ گیا ہے اور یوں لگتا ہے کہ اس وقت سارا ملک سازشوں کی کھچڑی بن گیا ہے ہر شخص دوڑ رہا ہے کہ کہاں طاقت ہے میں اس سے تعلقات بڑھاؤں اور کسی طرح اس طاقت کے ذریعے ملک پر مسلط ہو سکوں خواہ عوام کی طاقت مجھے نصیب ہو یا نہ ہو۔

یہ دوڑ ہے جو اس وقت جاری ہے۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ کسی کو کسی سے خطرہ نہیں ہے۔

خطرہ ہے صرف بے اطمینانیوں سے بے اعتمادیوں سے اور حسد سے اس لئے جہاں دُوسری دُعائیں کریں وہاں خصوصیت سے مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کی دُعا بھی کیا کریں۔ مجھے ڈر ہے کہ اس وقت پاکستان کے حالات میں سب سے بڑا خطرہ حسد کا ہے۔ بہت سے ایسے سیاستدان ہیں جو یہ چاہیں گے کہ فوج مسلط رہے اور کیوں مسلط رہے مگر ہمارا رقیب اُوپر نہ آجائے ؎

رات کے وقت مے پیئے ساتھ رقیب کو لئے

آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں (غالب)

یہ شعر ہے جو اس وقت ملک پر اطلاق پا رہا ہے۔ سب کہتے ہیں آزادی آئے آزادی آئے لیکن رقیب کے ساتھ نہ آئے۔ بغیر رقیب کے آئے تو ہمیں منظور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے توفیق دے آزادی تو آنے دیں۔

جب قومیں آزاد ہو جایا کرتی ہیں، باشعور اور با اخلاق ہوتی ہیں، با اصول ہوتی ہیں تو سیاستیں کسی ایک کو ہمیشہ کے لئے مسلط نہیں کیا کرتیں یہی تو سیاست کا فائدہ ہے۔ یہی تو آمریت کا نقصان ہے کہ ایک طاقت کو ہمیشہ کے لئے مسلط کر دیا جاتا ہے۔ یا ایک ہی قسم کی طاقت کے نمائندوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے اس لئے یہ کیوں صبر سے کام نہیں لیتے۔ کیوں نہیں سمجھتے کہ سیاست میں حالات بدلا کرتے ہیں۔ آج جو حل ہے تو کل کوئی اور آجائے گا آج رد ہو رہا ہے تو کل کوئی اور آجائے گا۔ آزاد اور باشعور قوموں میں یہ حالات ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہی ہے جو سیاست کی خوبی ہے کہ ہر شخص کو آزادی ہے کوئی اکراہ نہیں ہے۔ اب اُن سے بہتر باتیں لوگوں سے کہیں جو اس وقت مسلط ہونے والے ہیں اُن سے زیادہ عقل کی باتیں لوگوں کو سمجھائیں ان کی غلطیوں کو لوگوں کے سامنے ننگا کریں اور دیکھیں پھر رفتہ رفتہ مزاج بدلتے ہیں لیکن جو ڈیموکریسی آزاد ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے اگر دوبارہ اس ڈیموکریسی کو زنجیریں پہنانے میں آپ نے کوئی کردار ادا کیا تو قوم اور آئندہ مؤرخین کی نگاہ میں ہمیشہ کیلئے آپ مجرموں کی فہرست میں لکھے جائیں گے اور پھر یہ قوم اور خطرات میں مبتلا ہو گی جو مجھے نظر آ رہے ہیں خانہ جنگی بھی ہو سکتی ہے اور کئی قسم کے ایسے مہلک اور بھیانک خطرات ہیں جو چاروں طرف سے پاکستان کے اوپر نظر جمائے ہوئے ہیں اس لئے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے ایک دُوسرے کے ساتھ کھیلنے یا حسد کے زمانے

گزر گئے۔ اُن کے نتیجے میں معمولی نقصان ہوا کرتے تھے۔ اب ساری قوم کی بقا کو خطرہ ہے۔ اس لئے خدا کے لئے ان سازشوں کو اب ختم کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حالات کو اپنی نہج پر چلنے دیں اس میں دخل نہ دیں اور عوام الناس کے سامنے آنے کی جو جائز کوشش ہے وہ پوری اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو عقل اور سمجھ دے اور تمام دُنیا کے احمدیوں کو درد دِل سے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ احمدیوں کی دعاؤں میں بہت عظیم الشان طاقت ہے بہت ہی بڑی طاقت ہے کیونکہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ بیچ ڈالا ہے اسی کا نام بیعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے گو ہم گناہگار بھی ہیں اس کے باوجود ہماری دُعائیں سن لیتا ہے۔ ہم تعجب سے دیکھتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے۔ ہم تو اس لائق نہیں ہیں۔ ہم میں تو کوئی تقدس نہیں ہے۔ پھر بھی وہ سنتا ہے اس لئے کہ وہ بہت وفا کرنے والا ہے۔ یہ دُنیا کی طاقتیں تو ہرگز وفا کرنے والی نہیں ہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کا کیا انجام ہوا تھا۔ یا کابل (افغانستان) کے ایک کے بعد دُوسرے سربراہ کا کیا انجام ہوا تھا۔ روس ہو یا امریکہ ہو کسی میں کوئی وفا نہیں ہاں ہمارے خدا میں وفا ہے اور وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں یقین کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہوں کہ

آج دنیا کی سب سے طاقتور چیز احمدی کی دُعا ہے

اس لئے آپ دُعاؤں پر توکل کریں خدا نے آپ کو ان دُعاؤں کے پھل دکھائے ہیں۔ اب آپ کو کسی قسم کے شک کو دل میں جگہ دینے کا کیا حق ہے؟ دُعائیں کریں اور پورے یقین اور کامل توکل کے ساتھ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے گا اور پاکستان میں اگر حالات بہتر ہوئے اور امن کے حالات قائم ہو گئے اور انسانی عزت اور وقار کو دوبارہ وہ جگہ عطا ہو گئی جو کسی زمانے میں عطا ہو چکی تھی تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے تمام دنیا میں احمدیت کی نشوونما کا بھی ایک نیا دَور آجائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

خطبۂ ثانیہ:

آج مجھے سفر پہ جانا ہے (مشرقی افریقہ اور ماریشس کے دورے پر جانا ہے) اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ سفر کی ہر طرح سے کامیابی کے لئے بھی دُعا کریں اور اسی سفر کے پیشِ نظر انشاء اللہ نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع ہو گی۔

ولادت

مورخہ ۲۸ ماہ اخاء (اکتوبر) ۸۸ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی تحسین صاحبہ اہلیہ عزیز مولوی شکیل احمد صاحب طاہر کو دُوسرے بیٹے سے نوازا ہے الحمدللہ حضور انور کی تحریک "وقفِ اولاد" کے تحت قبل از ولادت بچے کو باپ نے وقف کر دیا تھا۔ حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بیٹا تولد ہونے کی صورت میں "فضیل احمد" نام تجویز فرمایا۔ نومولود مکرم مظہر حسین صاحب صابر کا پوتا ہے۔ بچے کے نیک صالح خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے عاجزانہ دعا درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

درخواستہائے دُعا: مکرم نصرت اللہ خان صاحب نے ایک دکان نامی ایکس ایکس کے نام سے شروع کی ہے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کر کے کاروبار میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۵۔ مکرم نورالدین صاحب لاڑجی اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کر کے کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں

(ادارہ)

حکومت پاکستان کی ناپاک اور ظالمانہ کاروائیاں

قادیان ۲۱ اکتوبر۔ پریس نوٹ۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستان میں مباہلہ کے پمفلٹ کی تقسیم کی وجہ سے احمدی افراد کی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہے۔ واضح ہو کہ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے احمدیوں کے متعلق غیر انسانی قانون بنانے اور ختم نہ ہونے والے ظلم و تشدد سے تنگ آکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ نے حکام پاکستان اور نام نہاد مُلّاؤں کو ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو اسلامی طریق پر مباہلہ (یعنی ہر دو فریق' احمدی اور غیر احمدی اپنا اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کر کے اس کی طرف سے فیصلہ کا طالب ہونا) پر آمادگی کے لئے اشتہار دیا تھا۔ بجائے اس کے کہ پاکستانی حکام اپنے کئے پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کے طلبگار ہوتے' احمدیوں پر تشدد کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تادم تحریر پاکستان میں ایک صد سے زائد احمدی احباب پر مقدمات درج کئے جا چکے ہیں اور پولیس کی طرف سے پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے۔ جن کا مختصراً تذکرہ درج ذیل ہے:۔

(۱) جھنگ:۔ میں شیخ محمود احمد صاحب امیر ضلع اور دیگر چھ احمدی احباب محمد اکمل صاحب' رشید احمد صاحب' منیر احمد صاحب' مکرم میاں صاحب' ڈاکٹر محمد بخش صاحب اور مرزا محمد دین ناز صاحب پر مباہلہ پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں زیر دفعہ 298/C اور P.O 16 M کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ منیر احمد صاحب اور میاں صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ پر مباہلہ کا چیلنج دینے کی وجہ سے سرگودھا میں ایک مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سرگودھا شبیر حسین نے اس مقدمہ کو وفاقی شرعی عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اسی جرم کے تحت دوسرا مقدمہ چنیوٹ میں امام جماعت احمدیہ اور رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری لنڈن کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح امام جماعت احمدیہ کے خلاف تیسرا مقدمہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C "کلام طاہر" فروخت ہونے کی وجہ سے قائم کیا گیا ہے۔

(۳) ربوہ:۔ میں افضل برادرز کے خلاف "کلام طاہر" کی تقسیم کے الزام میں پرچہ درج کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ربوہ کے غیر احمدی مولوی اللہ یار ارشد کی درخواست پر مکرم قریشی افضل صاحب اور قیصر صاحب کو گرفتار کر لیا ہے۔ مقامی D.S.P. سے جماعت کے وفد نے ملاقات کی تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حکام بالا کی ہدایت پر مقدمہ درج کیا گیا ہے اور گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

(۴) پیرمحل کوٹ ضلع گوجرانوالہ:۔ ایک گیارہ سالہ احمدی طالب علم شوکت علی متعلم جماعت ہشتم کو پولیس نے مباہلہ کا پمفلٹ تقسیم کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے اس کی ضمانت کی درخواست رد کر دی ہے۔

(۵) ربوہ:۔ میں حق نواز بخشی صاحب بعمر ۸۰ سال ضعیف و نحیف بزرگ کو گرفتار کرا گیا ہے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ مفرور مولوی اسلم قریشی کے جھوٹ کا پول کھولنے کی نظم لکھی تھی۔

(۶) بہاولپور:۔ یہاں اسسٹنٹ کمشنر کے حکم پر مباہلہ پمفلٹ کی تقسیم پر دو احمدی افراد قمر الحق صاحب اور مبارک احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(۷) فیصل آباد:۔ میں ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کے کلینک پر مباہلہ کی تقسیم کی وجہ سے بلوہ ہوا۔ ۱۵۰ آدمیوں کے جلوس نے کلینک کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اُن کے چار بھتیجوں کو زدوکوب کیا گیا اور پولیس نے اُن کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔

(۸) سرگودھا:۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں ایک احمدی شیخ گلزار احمد صاحب کے مکان پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجالس عرفان کی ویڈیو کیسٹ احباب جماعت کو دکھائی گئی تھیں کیونکہ غیر احمدی مولویوں کے کان میں پڑ گئی اور انہوں نے پولیس کو شکایت کر دی تھی۔ پولیس نے رات کے بارہ بجے شیخ صاحب کے گھر چھاپہ مارا لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔ اس پر مولویوں نے ایک اجلاس بلایا اور بدنام ترین مخالف مولوی اکرم طوفانی بھی وہاں پہنچ گیا اور لوگوں کو بھڑکایا جس پر ۹ احمدی احباب کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

(۹) ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ میں مباہلہ پمفلٹ کی تقسیم کے جرم میں چوہدری عبد القادر صاحب امیر ضلع اور مکرم فضل احمد صاحب' برکات احمد صاحب' محمود شاہد صاحب اور مکرم عبد الباسط صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ نے ان احباب کی ضمانت مسترد کر دی ہے۔

(۱۰) اٹک:۔ دو احمدی احباب بشارت احمد صاحب اور مکرم محمد مقبول صاحب کو جماعت کے خلاف ایک اشتہار پر سیاہی پھیرنے کے بے بنیاد جرم میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

(۱۱) ساہیوال:۔ یہاں مکرم محمد اکرم صاحب صدر جماعت چک 137/9-L اور دیگر ۵ احمدی احباب مکرم عبد الرزاق صاحب' مکرم تنویر احمد صاحب' جمیل احمد صاحب اور خلیل احمد صاحب کو زیر دفعہ 295/A مباہلہ پمفلٹ کی تقسیم کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر احمدیوں کی حفاظت فرمائے اور حکومت پاکستان خدا کے عذاب سے ڈر کر ظالمانہ رویہ ترک کر دے۔ آمین۔

سید تنویر احمد پریس سیکرٹری احمدیہ کمیٹی قادیان

جنرل ضیاء الحق اور ۱۷ اگست

مکرم عبد السلام خان صاحب آف پشاور صوبہ سرحد پاکستان نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں بعض ایمان افروز باتیں تحریر فرمائی ہیں جو قارئین "بدر" کی ضیافت طبع کے لئے پیش ہیں:۔ (ایڈیٹر)

خاکسار پاکستان میں صوبہ سرحد پشاور کا باشندہ ہے اور علاج کیلئے انگلستان آیا ہوا ہے۔ کامل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں آپ کے اخبار کے ذریعہ درخواست دعا کرتا ہے۔

پاکستان میں مباہلہ کے اثر کے ماتحت جو عظیم الشان نشانات اللہ تعالیٰ جماعت کو انکی گریہ وزاری کے نتیجہ میں دکھلا رہا ہے۔ ایک ان میں سے ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کا عظیم واقعہ ہے۔ جس میں پاکستان کے صدر جناب جنرل ضیاء الحق صاحب بمع اپنے چیدہ قابل جرنیلوں کے ہلاک ہوا۔

۱۷ اگست ۱۹۸۵ء کو انگلستان کے ایک شہر بیٹلے Batley میں احمدیوں کا ایک جلسہ ہونے والا تھا۔ علماء سعود کی انگیخت پر وہاں کے مسلمانوں نے احمدیوں پر حملہ کیا۔ بہت سے احباب کو زخمی کیا۔ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان کو اتنا مارا کہ وہ تقریباً بے ہوش ہو گئے۔ ان کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور سے انکو موت کے منہ سے نجات دی۔

پھر ۱۷ اگست ۱۹۸۶ء کو صوبہ سرحد کے شہر مردان میں عید الاضحیٰ کے موقعہ پر جب کہ سب احمدی مرد و زن اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز تھے۔ علماء کی انگیخت پر کہ احمدیوں نے نماز عید کے بلانے پر اذان دی ہے حالانکہ عید کے دن نماز کیلئے اذان ہوتی ہی نہیں ہے پولیس والے تمام احمدی مردوں کو جنکی تعداد ۸۰ کے قریب تھی۔ جن میں کمسن بچے بھی شامل تھے مسجد احمدیہ سے گرفتار کر کے پولیس تھانہ لے گئے اور انکو وہاں پر رات کے گیارہ بجے تک قید میں رکھا۔ اور اس اثناء میں پولیس کی زیر نگرانی مسجد احمدیہ کو مسمار کرنا شروع کیا اور تقریباً ۲ بجے بعد دوپہر کے قریب وہ اس مذموم حرکت کو کامیابی سے ختم کرنے کے بعد فارغ ہوئے۔ اور احمدیوں کو قربانی کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ یہ تمام کاروائی صدر پاکستان جناب ضیاء الحق کے آرڈر کے ماتحت ہوئی اور جنرل صاحب نے ان واقعات کو سن کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ بیٹلے کا واقعہ بھی بعد دوپہر ہوا اور ۱۷ اگست ۱۹۸۵ء کو ہوا۔ اور مسجد احمدیہ مردان کی مسماری کا واقعہ بھی ۱۷ اگست ۱۹۸۶ء کو بعد دوپہر مکمل ہوا اور مردان کے سب احمدی باجماعت گرفتار ہوئے۔ اور ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو ہی جناب ضیاء الحق صاحب اپنے قابل جرنیلوں کے ساتھ باجماعت بعد دوپہر ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دکھلایا۔ جناب ضیاء الحق کے ہلاک ہونے سے پہلے میں نے انکو ایک خط بھیجا تھا اور انکی توجہ مباہلہ کیطرف مبذول کرائی تھی اور اُن کو یہ بھی لکھا تھا اگر آپ مباہلہ کو باقاعدہ طور سے منظور نہ کریں اور راہ فرار اختیار کریں۔ تو بھی اب آپ اللہ تعالیٰ کے قہری نشان سے بچ نہیں سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا ایک نشان دنیا کو دکھلائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کے نویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام ٭ ہندوستان کی ۳۰ مجالس کے نمائندگان کی شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا نواں سالانہ اجتماع اپنی مقدس روایات کے ساتھ ۱۹۔ ۲۰ اخاء (اکتوبر ۱۳۶۷ہش) کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اس اجتماع میں قادیان کی مجلس کے اراکین کے علاوہ بھارت کی ۳۰ مجالس کے ۳۹ نمائندگان نے شرکت کی۔ مورخہ ۱۹ اکتوبر کو نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا جو مسجد مبارک میں راقم الحروف کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر سورۂ صف کی آخری آیات (کونوا انصار اللہ) پڑھ کر لطیف پیرائے میں درس دیا۔ بعدہٗ درس منتشر کرکے مسجد مبارک ہی میں بیٹھ کر سب انصار نے اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر پہنچ کر اجتماعی دعا کی گئی۔

پروگرام کے مطابق اسی دوران "دعوت الی اللہ اور اصلاح نفس" کے عنوان پر دو گروپوں نے محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کی قیادت میں مسجد مبارک میں اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی قیادت میں مسجد اقصیٰ میں بیٹھ کر مذاکرہ کیا۔ اس کے بعد سب انصار نے اجتماعی طور پر ناشتہ کیا۔

افتتاحی اجلاس

مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بنائے گئے خوبصورت اور مزین اجتماع گاہ میں قریباً صبح سوا نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت، محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کی گونج میں لوائے مجلس انصار اللہ کو فضا میں لہرایا۔ اسی دوران حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر زیر لب دعاؤں میں مصروف رہے۔ پرچم کشائی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے خوش الحانی سے نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" سنائی۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت تک تازہ پیغام موصول نہیں ہوا تھا۔ اسلئے محترم صدر صاحب مرکزیہ نے حضور انور کا گزشتہ سال کا پیغام پڑھ کر سنایا نیز مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم انصار اللہ مغربی بنگال کے نام موصول ہونے والے حضور انور اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے خطوط جو انصار اللہ کے لئے ضروری پیغام کا رنگ رکھتے تھے، پڑھ کر سنائے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ہر سہ تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے لئے تازہ مشترکہ پیغام مؤرخہ ۲۲ اکتوبر کو موصول ہوا۔ جو اسی اشاعت کے پہلے صفحہ پر درج کیا گیا ہے۔

پیغامات کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ پڑھ کر سنائی جسمیں مجلس عاملہ مرکزیہ کی تفصیل بتانے کے بعد وضاحت کی گئی کہ دوران سال ۱۴۰ مجالس میں سے ۸۵ مجالس کی طرف سے فارم تجنید اور ۹۰ مجالس کی طرف سے تشخیص بجٹ کے فارم موصول ہوئے۔ دینی نصاب کے امتحان میں ۲۱ مجالس کے ۱۱۳ اراکین شریک ہوئے جن میں سے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ اوّل اور مکرم یوسف سعید احمد صاحب درویش دوئم۔ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان اور مکرم حاجی محمد انصار علی صاحب بتھاری بنگال سوئم رہے۔ نیز بتایا گیا کہ تبلیغ کے لحاظ سے مجالس بنگال۔ قادیان اور یادگیر وغیرہ اچھا کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ بنگال میں ۲۱۷۔ مضافات قادیان میں اڑھائی سو سے زائد اور مضافات یادگیر میں تقریباً سات سو بیعتیں ہوئی ہیں اسی طرح اشاعت قرآن فنڈ اور تعمیر مسجد دہلی میں انصار اللہ کی نمایاں مالی قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور رپورٹ کے آخر میں بتایا کہ موازنہ مجالس کے لحاظ سے امسال قادیان کی مجلس اوّل پوزیشن حاصل کرکے محمود ٹرافی کی حقدار ٹھہری اور مجلس سکندر آباد دوم اور مجلس بانسرہ بنگال سوم رہی۔ جبکہ مجلس کانپور اور عثمان آباد کو اور نظامت علاقائی مغربی بنگال اور آندھرا کو انعام خصوصی کا مستحق قرار دیا گیا۔

رپورٹ کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے توجہ دلائی کہ قرآن کریم کی تعلیمات کی رو سے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانا ضروری ہے۔ اگر پروگرام کے مطابق ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ خوشی کی بات ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اعمال صالحہ کے پیچھے اگر جذبہ رضاء الٰہی موجود ہو تو حقیقی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "الوصیت" کی بعض وجد انگیز تحریرات پڑھ کر سنائیں جسمیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "وہ ذلت جس سے خدا خوش ہو، اس عزت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو۔"

آخر میں اجتماعی دعا کروائی بعدہٗ تقریری پروگرام شروع ہوا۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عبادات کے آئینہ میں) کے عنوان پر دلنشین تقریر کی اور سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات پڑھ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ واقعات کی روشنی میں پیش کیا نیز قرآنی آیات اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا اور اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ پیش کرکے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور شبانہ روز دعاؤں اور ذکر الٰہی پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے تربیت اولاد کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات روایات اور واقعات کی روشنی میں بتایا کہ دینی علوم کی تحصیل کا زمانہ بچپن کا ہوتا ہے بچوں کے نیک و صالح بننے کے لئے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں اور بچپن سے ہی نماز کی ادائیگی کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام بچوں کو سخت سرزنش دینے کے سخت خلاف تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خاص ہدایت تھی کہ رات کے وقت بچوں کی خصوصی نگرانی کرنی چاہیئے۔ اور صحبت صالحین کا عادی بنانا چاہیئے۔

تیسری تقریر محترم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نائب ناظر تعلیم مرکزیہ نے "خلافت رابعہ اور تحریک دعوت الی اللہ" کے عنوان پر کی۔ آپ نے آیت قرآنی داعیاً الی اللہ ... الآیۃ تلاوت کرکے بتایا کہ اصل داعی الی اللہ تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود تھا۔ آپ کی پیروی میں ہر مسلمان کو عالم باعمل اور داعی الی اللہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور دعوت الی اللہ کے ذرائع پیش کرتے ہوئے حضور کی تحریک وقف اولاد اور یتامیٰ کو گود لینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور دعوت الی اللہ کے ضمن میں مذکورہ دونوں تحریکوں کے بارے میں ویدک دھرم کی بعض پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ان پیشگوئیوں نے عملی جامہ پہننا تھا۔

بعدہٗ مکرم محمد عبد العظیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ عثمان آباد اور مکرم محمد قیم الدین صاحب انور زعیم مجلس انصار اللہ کلکتہ نے تقاریر کیں اور اپنے اپنے

علاقہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا دلچسپ انداز میں ذکر فرمایا۔

پہلا دن ـ دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب ہکانہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم نذیر احمد صاحب شیلہ درویش نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعدہٗ مجلس مذاکرہ بعنوان "دعوۃ الی اللہ اور اصلاح نفس" کے ہر دو گروپ لیڈر محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم اور محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے مذاکرہ کا تجزیہ پیش کیا۔

ازاں بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے مختلف دینی اور علمی سوالات کے جامع اور مدلل جواب دیئے۔ اس مجلس سے حاضرین نے خوب استفادہ کیا۔ شام پانچ بجے سے مغرب تک احمدیہ گراؤنڈ میں انصار اللہ کے بعض دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

شبینہ اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء اور رات کے اجتماعی کھانے کے بعد ساڑھے آٹھ تا دس بجے شب شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں انصار اللہ کے حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے الحمد للہ کہ قادیان کے مقامی احباب کے علاوہ بیرون سے تشریف لائے ہوئے انصار نے بھی ذوق و شوق سے ان میں حصہ لیا چنانچہ مقابلہ حسن قرأت میں پندرہ۔ نظم خوانی کے مقابلہ میں گیارہ اور تقاریر کے مقابلہ میں دس انصار نے حصہ لیا۔

دوسرا دن ۲۰ اکتوبر

نماز تہجد ہی سے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے مسجد مبارک میں باجماعت پڑھائی۔ بعد نماز فجر راقم الحروف نے "نماز باجماعت" کے عنوان پر درس دیا۔ قرآن کریم۔ احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تحریرات سے نماز باجماعت کی اہمیت اور برکات کی وضاحت کی۔ بعد ازاں مسجد ہی میں اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی گئی اور بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اجتماعی دعا کی گئی۔ اس دوران "نئی نسل میں دینی علوم کی ترویج" کے عنوان پر مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں دو گروپ لیڈر علی الترتیب محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی قیادت میں مجلس مذاکرہ منعقد کی۔ بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا سے واپسی پر اجتماع گاہ میں مقابلہ مشاہدہ و معائنہ عمل میں آیا جس میں متعدد احباب نے شرکت کی۔ بعدہٗ سب انصار اجتماعی طور پر ناشتے میں شریک ہوئے۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ساڑھے نو بجے صبح محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم انصار اللہ مغربی بنگال کی زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعدہٗ محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھکر سنایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "صد سالہ جشن تشکر اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت و برکات کو تفصیل سے بیان کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اعلان صد سالہ جشن تشکر اور پانچ نکاتی دعائیہ و نفلی عبادات کے پروگرام کی وضاحت کرنے کے بعد خلافت رابعہ کے دور میں جشن صد سالہ کے پروگرام کو جو تفصیلی شکل دی گئی ہے اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے احباب جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "مباہلہ کی حقیقت اور اس کے اثرات" کے عنوان پر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات کے مطابق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے اس مباہلے کے چیلنج کی وضاحت کی جو مسجد نبوی مدینہ میں نجران کے عیسائی وفد کو دیا گیا تھا لیکن نجران کے عیسائی وفد نے فریق ثانی کی حیثیت سے اس مباہلہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ موصوف نے وضاحت فرمائی کہ مباہلہ باب مفاعلہ سے ہے۔ اور مباہلہ الٰہی جماعت کی طرف سے مخالفین پر ہر طرح اتمام حجت ہو جانے کے بعد آخری فیصلہ کے لئے اپنے معاملہ کو خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جانے کا نام ہے ایسی صورت میں مکفرین اور مکذبین کو فریق ثانی کی حیثیت سے خدا کی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بعض شدید مخالفین کے عبرتناک انجام اور جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت کا ذکر کیا۔

بعدہٗ عزیز عبد الباری سلمہٗ نے محترم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ کی تازہ نظم مژدہ کہ تھا فرعون مارا گیا سارا خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

ازاں بعد مجلس مذاکرہ کے ہر دو گروپ لیڈرز محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے "نئی نسل میں دینی علوم کی ترویج" کے عنوان پر کئے گئے اپنے اپنے گروپ کے تبادلۂ خیال کا تجزیہ پیش فرمایا۔

اس کے بعد محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم علاقہ مغربی بنگال نے بنگال و آسام میں تبلیغی مساعی پر دلچسپ اور ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔

پھر عزیز عطاء اللہ نصرت کی نظم خوانی کے بعد محترم عبد السلام صاحب ٹاک ناظم انصار اللہ وادیٔ کشمیر نے "خلافت احمدیہ کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی جس میں تربیت اولاد اور دعوۃ الی اللہ کے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

آخر میں محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے غیر معمولی حالات میں اجتماع کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بتایا کہ انصار بھائی جب علمی مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں تو جہاں ان کو خود بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے وہاں مزید فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کو مقابلوں میں حصہ لیتے دیکھ کر خدام اور اطفال کے اندر بھی دینی رجحان پیدا ہوتا ہے اور ایسے علمی مقابلوں میں حصہ لینے کی روح اجاگر ہوتی ہے اور اس طرح نئی نسل کی عملی تربیت کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔

عہدیداران اور ناظمین علاقہ جات کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ پہلے سے زیادہ بیدار اور مستعد ہو کر فرائض دینیہ بجالائیں اور باقاعدگی کے ساتھ رپورٹیں بھجواتے رہیں۔

دینی نصاب اطفال کا انعامی مقابلہ

۲۰ اکتوبر کو صبح نو بجے اطفال الاحمدیہ کے لئے پہلے سے مجوزہ دینی نصاب کا زبانی امتحان لیا گیا۔ جو ہر سال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام لیا جاتا ہے۔ اس انعامی مقابلہ میں گیارہ اطفال نے حصہ لیا۔ عزیز وسیم احمد عثمان آبادی اول۔ عزیز بشارت احمد بودھ دوم اور عزیز خورشید احمد خادم قادیان سوم آکر علی الترتیب ۷۵/- روپے ۵۰/- روپے اور ۲۵/- روپے کے نقد انعام حاصل کئے۔

مجلس شوریٰ

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت پونے تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۸۹ء پیش کیا گیا نیز صد سالہ جشن تشکر کے منصوبہ پر عملدرآمد اور لائحہ عمل کے مطابق مجالس کو شروع سال سے سرگرم عمل رکھنے کے بارے میں مختلف تجاویز پر غور ہوا۔

دوسرے دن بھی شام پانچ بجے سے مغرب تک گراؤنڈ میں انصار اللہ کے دلچسپ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

شبینہ اجلاس (اختتامی پروگرام)

شبینہ اجلاس جو نماز مغرب و عشاء اور رات کے کھانے سے فراغت کے بعد ۸ بجے شروع ہوا، سب سے پہلے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور خاکسار عبد الحق فضل نے احباب کے مختلف علمی و دینی سوالات کے جواب دیئے۔ یہ مجلس سوا گھنٹے تک جاری رہی حاضرین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے علمی اور ورزشی مقابلوں اور دینی امتحان اور موازنہ مجالس میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار و مجالس کو انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہٗ محترم جلال الدین صاحب نیر صدر اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مختصر اور جامع اختتامی خطاب میں انصار بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ رات ۱۰ بجے ہمارا یہ دو روزہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

مکرم مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کا خط بنام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ محررہ مورخہ ۱۸؍اگست ۱۹۸۸ء جو دفتر ختم نبوت لنڈن سے تحریر کیا ہے جس میں آپ نے امام جماعت احمدیہ کی دعوۃ مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کا اظہار کیا ہے میری نظر سے گذرا۔ اور اس چٹھی کا جواب بھی آپ کو مل چکا ہے۔ جس کی رسیدگی کا اظہار آپ لنڈن سے واپسی کے بعد سونگھڑہ کے جلسہ میں کر چکے ہیں۔ آپ برائے مہربانی اطلاع دیں کہ کیا آپ نے اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر لیا ہے؟ اگر آپ نے یہ مباہلہ قبول کر لیا ہے تو مطلع فرما دیں تا حق و باطل کے درمیان تمیز ہو جائے۔ واضح رہے کہ مباہلہ کے لئے فریقین کا کسی ایک مقام پر اکٹھا ہونا ضروری نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ مجھے جواب سے نا امید نہیں کریں گے۔

والسلام

نقل برائے اشاعت بدر — خاکسار۔ سید یعقوب الرحمٰن عفی اللہ عنہٗ
۸۸-۱۰-۹ صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

اعلانِ نکاح

مورخہ [illegible]؍۸۸ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے مکرم سعید عارف احمد صاحب صدر جماعت موتی ہاری کی ہمشیرہ مکرمہ پروین بنت مکرم سید نظام الدین جمیل احمد صاحب مرحوم آف موتی ہاری کا نکاح مکرم خالد خان صاحب ابن مکرم عقیل احمد خان صاحب اودے پور کٹیا شاہجہانپور کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ اس تقریب میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم عقیل احمد خان صاحب نے بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔

خاکسار

سید مبشر احمد عادل مبلغ سلسلہ نیپال نزیل موتی ہاری

وفات

مکرم و محترم ملک مبارک احمد صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ مختصر علالت کے بعد گزشتہ دنوں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی زبان میں مثالی عبور عطا فرمایا تھا۔ اور آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ آپ نے یہ جوہر پوری طرح خدمت احمدیت کے لئے وقف رکھا۔ آپ نے ثلث صدی تک جامعہ احمدیہ میں تدریس کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں سر انجام دیا۔ اس وقت غالباً یہ صورت ہے کہ پاکستان اور بیرون پاکستان تبلیغ اور خدمت دین کرنے والے اکثر مبلغین آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب کے عربی زبان میں تراجم کئے جو اپنے بلند معیار کی وجہ سے بہت مقبول ہوئے۔ عربی زبان میں متعدد مضامین آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کی تحریر اس قدر پختہ اور معیاری تھی کہ اسے دیکھ کر کبھی کوئی شخص اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ کسی عجمی کی تحریر ہے۔ عربی رسم الخط اس قدر خوبصورت گویا موتی پروئے ہوں۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ عربی کے علاوہ علمی اعتبار سے آپ فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے۔ انگریزی اخبار کا مطالعہ آپ کا معمول زندگی تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم ملک صاحب کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

تبلیغی و تربیتی دورہ

جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ یوپی کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور درج ذیل پروگرام کے مطابق ۵ نومبر ۸۸ء سے یوپی کی بعض جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں تبلیغ و تربیت کے علاوہ صد سالہ جشن (احمدیہ جوبلی) سے متعلق جماعتوں میں پروگرام بھی مرتب کریں گے۔ موصوف سے جماعتیں پورا فائدہ اٹھائیں اور کما حقہٗ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
شاہجہانپور	-	-	۵/۱۱/۸۸	مین پوری	۱۵/۱۱/۸۸	۱	۱۶/۱۱/۸۸
کانپور	۵/۱۱/۸۸	۱	۷	علی پور کھیڑا	۱۶	۱	۱۷
مودھا	۷	۲	۸	علاقہ فتح پور			
منکرا	۸	۲	۱۰	بھوا۔ دھن سنگھ	۱۷	۶	۲۳
راٹھ	۱۰	۱	۱۱	پلورہ۔ بناکی سیمری			
جھانسی	۱۲	۱	۱۳	شاہجہانپور	۲۴/۱۱/۸۸	-	-
[illegible]	۱۴	۲	۱۵	-	-	-	-

درخواست ہائے دعا

★ — محترمہ قمر سلطانہ اختر صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ میرا بچہ محمد اکرم حال میں گوبری دانے اور بخار ٹائیفائیڈ سے صحت یاب ہوا (الحمد للہ) مگر نہایت کمزوری محسوس کرتا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ آمین ۲۰؍ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔ فجزاھم اللہ۔ (ادارہ)

★ — مکرم غضنفر حسین خان صاحب ریٹائرڈ پولیس آفیسر گوا سے تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج دیا گیا ہے اس کی ایک ایک کاپی یہاں گوا کے اکثر مقامات پر پہنچا دی گئی ہے۔ بالخصوص درج ذیل مساجد کے پیش امام صاحبان کے علاوہ متعدد احباب بالخصوص ہائی اسکول کے ٹیچرس اور تعلیم یافتہ مخالف اس میں شامل ہیں۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا ہے۔ چیلنج مباہلہ گوا میں جہاں جہاں پہنچا دیا گیا ہے ان مقامات کے نام یہ ہیں۔ (۱) پنجم جامع مسجد (گوا کا صدر مقام) (۲) مڑگاؤں۔ گوا کا مشہور مقام (۳) ماپسا جامع مسجد (۴) واسکو ڈا گاما جامع مسجد (۵) سانگا جامع مسجد (۶) بچولی جامع مسجد (۷) والپوائی جامع مسجد (۸) ناؤس جامع مسجد (۹) نیشنل ہائی اسکول والپوائی۔ گوا میں میرے احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک خاصہ چرچا پیدا ہو گیا ہے۔ مکرم حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی کا بھی خصوصی تعاون رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مذکورہ تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ مکرمہ زہرا کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کے قریب ہیں۔ اسی طرح بچوں [illegible] رہتے ہیں۔ خصوصی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

منقولات

قادیان میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع اختتام پذیر

ملک بھر سے ۱۵۰ سے زائد ڈیلی گیٹ شامل ہوئے

حال ہی میں ذیلی تنظیموں کے جو مرکزی اجتماعات عمل میں آئے ہیں۔ ان میں سے مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹ مندرجہ بالا عنوان کے تحت اخبار روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲۶ اکتوبر میں شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے اسی طرح کی خبر روزنامہ ہند سماچار جالندھر میں بھی شائع ہوئی ہے اور خدام کے اجتماع کی تعداد دیر کیوں دونوں اخبارات میں طبع ہوئی ہیں۔ (ایڈیٹر)

قادیان ۔ ۱۵ اکتوبر۔ احمدی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو احمدیوں کے سینٹر قادیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ہندوستان کے مختلف صوبوں سے تقریباً ۱۵۰ ڈیلی گیٹ آئے۔ اجتماع کے تینوں دن مختلف صوبوں سے آئے ہوئے نمائندوں نے دلچسپ علمی۔ ورزشی اور معلوماتی مقابلوں میں حصہ لیا۔ جن کو میڈلز اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماع کا افتتاح جماعت احمدیہ کے صدر مرزا وسیم احمد صاحب نے کیا۔ احمدی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو احمدیت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ذریعہ عمل میں آیا۔ ۱۹۳۹ء میں اس تنظیم کا پہلا اجتماع قادیان میں منعقد ہوا۔ اس سال یہ گیارہواں اجتماع منعقد کیا گیا ہے۔ اس تنظیم کی ۱۵۰ برانچیں ہندوستان میں قائم ہیں۔ احمدی نوجوانوں کی تنظیم کا مقصد ان کے مطابق خدا کی محبت لوگوں کے دلوں میں قائم کرنا اور مخلوق خدا کی خدمت کرنا ہے۔ حالیہ سیلاب میں اس تنظیم کو ضلع گورداسپور کے تقریباً ۲۵ متاثرہ دیہاتوں میں آفت زدہ لوگوں میں سخت رضائیاں و اناج وغیرہ تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔

(منصور احمد پریس سیکرٹری سنٹرل احمدیہ یوتھ ایسوسی ایشن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

جنرل ضیا کا "بیٹا" بنایا ہوا شخص

نشہ آور دوائیوں کا دھندہ کرنے والے گروہ کا لیڈر نکلا

ناروے کے حکام کے زور دینے پر مقدمہ اور لمبی قید۔ اس سے ضیا اور ان کے پریوار کی چیک بکیں بھی برآمد ہوئیں

اسلام آباد ۲۴ اکتوبر۔ ناروے کے اوسلو ہوائی اڈہ پر دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک نوجوان پاکستانی ۵ء۳ کلوگرام اعلیٰ ہیروئین کے ساتھ پکڑا گیا تھا۔ ناروے کے حکام نے اس سے جو پوچھ تاچھ کی اس کے نتیجہ میں پاکستان میں ایک شخص حامد حسنین بھی پکڑا گیا جسے مرحوم جنرل ضیاء الحق نے اپنا "بیٹا" بنایا ہوا تھا۔ اور وہ اس نشہ آور دوائیوں کا کاروبار کرنے والی سنڈیکیٹ کا دھرا نکلا۔ حسنین کے پاس سے جنرل ضیا اور ان کے پریوار کے ممبروں کے چیک بکیں اور بنک سٹیٹمنٹ برآمد ہوئے۔

مئی ۱۹۸۴ء میں امریکہ کے نائب صدر جارج بش پاکستان آئے۔ انہوں نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ پاکستان جس طرح نشہ آور دوائیوں کے خطرہ کا مقابلہ کرنے میں مدد کر رہا ہے اس سے انہیں بھاری اطمینان ہے۔ اور اس تقریب میں وہ لوگ بھی بیٹھے تھے جو اس نہایت ناجائز دھندہ کاروبار میں شامل تھے۔ یورپی پولیس کے اندازہ کے مطابق اس برس پاکستان نے عالمی مارکیٹ کی کل ہیروئین کا ۷۰ فیصد حصہ سپلائی کیا تھا۔ جبکہ سمگلنگ کے وقت ۱۹۷۹ء میں ہیروئین کا کسی کو پتہ بھی نہیں تھا۔ ۱۹۸۸ء میں ہیروئین کے ۶ لاکھ نشئی تھے۔

ادھر اوسلو ہوائی اڈہ پر پکڑے گئے پاکستانی رضا قریشی نے اوسلو جیل میں ناروے کے حکام کے دباؤ پر بتایا کہ ناروے میں اس کا ساتھی جارج ٹروبر ہے۔ جس کا نشیلی ادویات کا ناجائز کاروبار کرنے والی سنڈیکیٹوں کے ساتھ سمبندھ ہے۔ ۱۹۸۴ء کی سرگرمیوں نے ناروے اور سویڈن کی پولیس نے تین اور پاکستانی ہیروئین لاتے پکڑ لئے۔

تب ناروے کا ایک پولیس افسر اوئیوند اولسن پاکستان پہنچا تاکہ وہ رضا قریشی کی بتائی ہوئی سنڈیکیٹ کو توڑ سکے۔ مئی ۱۹۸۵ء میں ناروے کے ایک جرنلسٹ جونا سن نانی نے جنرل ضیا کو سیدھا ٹیلکس پیغام بھیجا اور اس سنڈیکیٹ بارے پوچھا اور کچھ نام بھی بتلائے۔ جن میں ظاہر بٹ۔ منور حسین کے نام تو تھے مگر تیسرا اہم نام نہ بتایا۔ مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔

اسلام آباد میں آئے ہوئے پولیس افسر کا کام سست روی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ آخر ستمبر ۱۹۸۵ء میں ناروے کے سرکاری وکیل کرسچین نگولین نے پاکستان کے ڈائریکٹر فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی کو لکھا کہ ان تین اشخاص ظاہر بٹ۔ منور حسین اور حامد حسنین کو گرفتار کیا جائے۔ انہیں ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو راولپنڈی اور اسلام آباد میں گرفتار کر لیا گیا۔ حامد حسنین حبیب بنک کا وائس پریذیڈنٹ تھا۔ اور اس کے پاس سے جنرل ضیا۔ ان کی بیوی اور لڑکی کی چیک بکیں اور بنک سٹیٹمنٹ ملے۔ گرفتاری کے وقت حسنین نے افسران کو دھمکیاں دیں۔ جنرل ضیاء کی بیوی شفیقہ ضیا اس وقت مصر میں تھیں۔ انہوں نے وہاں سے فون کر کے ایف آئی اے کے سینئر افسران سے پوچھا کہ حسنین کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ خود جنرل ضیا نے بھی ان گرفتاریوں بارے اعلیٰ پولیس افسران سے پوچھا۔ مگر انہیں کوئی دھمکی نہ دی۔ افسران نے بتایا کہ ناروے کے سرکاری وکیل کی باقاعدہ درخواست کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

حسنین کے جنرل ضیا کے پریوار کے ساتھ ۱۹۸۰ء کے شروع میں ذاتی تعلقات بن گئے تھے جبکہ وہ حبیب کی آرجی اے ایچ کیو برانچ میں تھے۔ اور ان کے پریوار کے بنکنگ کے سب کام وہ کرنے لگا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس نے اسلام آباد میں جنرل ضیا کے ایک پرائیویٹ مکان کی تعمیر کی دیکھ ریکھ بھی اس نے کی اور ساری ادائیگی اس اکاؤنٹ سے کی جو اس کے اپنے نام حبیب بنک میں تھا۔

آخر کار حسنین کی صحت کی بنا پر ضمانت ہو گئی۔ مگر ناروے کے حکام مقدمہ چلانے پر اصرار کرتے رہے۔ انہوں نے پیشکش کی کہ وہ رضا قریشی کو شہادت دینے کے لئے لا سکتے ہیں۔ آخر جون ۱۹۸۷ء میں ناروے کا سرکاری وکیل نگولین پاکستان پہنچا۔ جب قریشی عدالت میں گواہی دینے آیا تو عدالت میں ہی اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ ناروے کے افسران کے پروٹسٹ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور تینوں ملزم اپنی مرضی سے کمرہ عدالت میں آتے اور باہر چلے جاتے۔ تین دن کے ڈرامہ کے بعد ناروے کے سرکاری وکیل نے پاکستانی حکام کو اطلاع دی کہ ناروے اس ڈرامہ سے ہٹ جائے گا اور باقاعدہ پروٹسٹ کرے گا۔ ناروے کے اس قدم سے پاکستان کی بدنامی ہو گی۔ اس دھمکی کا اثر ہوا۔ اور دو دن کے اندر ملزمین کی ضمانتیں منسوخ ہو گئیں۔ اور اب مقدمہ تیزی سے چلنے لگا۔ اور تینوں ملزمین کو بھاری سزائیں ہو گئیں۔ اب حسنین راولپنڈی جیل میں ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ اس کے وکیل کا کہنا ہے کہ اس کیس میں جو بہت بڑے سمگلر ملوث تھے۔ انہیں ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

ناروے کے حلقوں کا بیان ہے کہ ناروے کے افسران نے پاکستانی افسران کو بہت سے سراغ دیئے مگر ان کی پیروی نہیں کی گئی۔ ناروے کے گرفتار شدہ مجرم جارج ٹروبر نے کئی پاکستانی سمگلروں کے نام بتائے تھے۔ اس نے فون نمبر بھی بتائے تھے۔ ان میں سے ایک نمبر صوبہ سرحد کے گورنر کی کوٹھی کا تھا۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

درخواست دعا: مکرم یونس احمد صاحب ناگنڈ حیدر آباد اپنی ہمشیرہ جو دو ماہ سے ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے کی کامل صحت یابی کے لئے نیز والدین کی صحت و سلامتی اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر اور ۱۰۰/- روپیہ مد صدقہ میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار ۔ بشارت احمد حیدر قادیان

اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۱۳ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE :- 275475
RESI :- 273903 { CALCUTTA-700073

انعامی مقابلہ

بعنوان "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟"

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو دعوت دی جاتی ہے کہ "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟" کے موضوع پر کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ٹھوس اور مدلل مقالہ تیار کریں۔ ایسا مقالہ دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں آخر فروری ۱۹۸۹ء تک ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ منصفین جس مضمون کو معیاری اور اوّل قرار دیں گے اس مقالہ نگار کو مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ علم دوست حضرات توجہ فرمائیں۔

جو حضرات مقالہ تیار کرنا چاہتے ہوں وہ ۱۵ دن کے اندر نیز مقالہ کی تیاری کے لئے انہوں نے جو خاکہ تجویز کیا ہے اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کے جملہ حقوق بحق انصار اللہ مرکزیہ محفوظ ہوں گے۔

قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

AUTHORISED JEEP (Mahindra) JOBBERS PARTS

Lucas-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
GENUINE SPARE PARTS
PERKINS P3 P4 P6 P6/354

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر:- 28-5222 / 28-1652

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS.

16-HANGOE LANE, CALCUTTA-700001 ۔ ۱۶ ہنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

درخواست دعا

مکرم ملک شریف احمد صاحب پٹنہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔ خاکسار کی دو لڑکیاں جو امید سے ہیں کافی کمزور اور بیمار ہیں۔ انکی کامل صحت یابی و اس مرحلہ کے خیر و خوبی سے سرانجام پانے کیلئے نیز میری اہلیہ کی صحت کیلئے اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کیلئے خصوصی درخواست ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORS)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT No 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE :- 6348179 / RESI :- 6293B?

اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون نمبر:۔ ۶۲۹۳۳۴

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں"

(متفق علیہ)

آٹو ونگس

AUTO WINGS,
15-SAN THOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE { 75350 / 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش ادارہ:۔ کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈرگیسٹ۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR BHADRAK DISTT BALASORE (ORISSA)

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE 670001 PHONE NO - 4498

HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE NO - 12

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایجنٹ پائنر ریڈیو۔ ٹی وی آو شا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔

SAIRA Traders.

WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS

SHOE MARKET

NAYAPUL, HYDERABAD — 500002

PHONE NO — 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:۔

نمبر ۲/۳/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۷۹۱۴

"ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷)

MIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:۔ آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل ہنیر ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!